یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ :۔ اہلحدیث مجیٹھ منڈی

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۹ — نمبر ۲۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خط وغیرہ جلد واپس ہوں گے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنے کا وعدہ نہیں +

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ – للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے – للعہ
عام خریداران سے – عہ
ششماہی – عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ہے
ششماہی ۲ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۱۲ء یوم جمعہ

جلسہ اسلام پور

اسلام پور ضلع ڈھاکہ ملک بنگال میں ایک موضع ہے۔ ۲۳، ۲۴ مارچ کو یہاں ایک جلسہ تھا۔ جلسہ کی کیفیت بیان کرنے سے پہلے اس ملک کا مذہبی جغرافیہ بیان کرنا بہت ضروری اور مفید ہوگا۔ ضلع ڈھاکہ، ضلع بیر بھوم۔ اور مالدہ۔ یہ چار ضلعے باہمی متصل ہیں۔ ان میں اسلامی آبادی بہت زیادہ ہے۔ یہاں کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ روپیہ میں سے چار آنہ ہندو اور چار آنہ حنفی باقی آٹھ آنہ اہلحدیث ہیں جن کو یہ لوگ محمدی کے نام سے بلاتے ہیں۔ یہ جلسہ جو اسلام پور میں ہوتا ہے خالص اہلحدیثوں کا ہے۔ اس لئے ہزار اہلحدیث ٹڈی دل کی طرح اس میں آتے ہیں۔ اس جلسہ کی اصل تقریب ایک مدرسہ ہے جو موضع ولال پور میں زیر اہتمام حاجی رحیم بخش صاحب منڈل کے قائم ہے۔ اس نواح میں اہلحدیث کی کثرت دیکھکر جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا قول یاد آتا ہے جو کسی نو مسلم کی بابت انہوں نے لکھا ہے کہ ایک ہندو نے کسی مسلمان سے پوچھا کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں میں مسلمان ہو کر کس میں ملوں۔ تو مسلمان چونکہ سُنی تھا اوسنے کہا جامع مسجد میں چل کر دیکھنا جو لوگ زیادہ ہوں انہی میں مل جانا۔ جامع مسجد کے نمازی سُنی تھے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں یہ جواب اس سُنی کا ہندوستان میں تو چل گیا مگر ایران میں نہیں چل سکتا۔ کیونکہ وہاں شیعہ کی کثرت ہے۔ یہی مثال بعینہٖ ان لوگوں کی ہے جو ہمارے ملک میں بات بات پر اپنی کثرت کا اظہار کیا کرتے ہیں جن کے جواب میں اہلحدیث کا یہ قول ہوتا ہے ؎

تعیرنا انا قلیل عدیدنا
فقلت لها ان الکرام قلیل

ان اضلاع بنگال میں اس کا عکس ہے۔ حنفی وغیرہ فرقے اس نواح میں اسی نسبت سے کم ہیں جس نسبت سے اضلاع پشاور۔ راول پنڈی۔ ملتان وغیرہ میں اہلحدیث کم ہیں۔ اسلئے اس جلسہ میں سواد علماء اہلحدیث (محمدی) کے کوئی دوسرے مذہب کا عالم نہیں ہوتا۔

اس دفعہ اس جلسہ میں علماء بنگال کے علاوہ ہندوستانی علماء مندرجہ ذیل تھے :۔

مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولوی کفایت حسین صاحب عظیم آبادی۔ مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی مولوی علی حسن صاحب گیلانوی۔ مولوی ابراہیم اعظم صاحب داناپوری۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری۔ مولوی عباس علی صاحب کلکتی۔ مترجم قرآن بنگالی زبان۔ اور خاکسار ابو الوفاء امرتسری۔ یہ بات بھی عجیب دیکھی کہ باوجودیکہ ملک بنگال ہے مگر تقریریں اردو میں ہوتی تھیں اور سب لوگ اوسیطرح سمجھتے تھے جس طرح پنجاب کے دیہات والے اردو کو سمجھتے ہیں۔ حضرت مولوی عباس علی صاحب نے بنگالی زبان میں تقریر کی۔ باقی سب نے

اخبار مسلمان } یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جس میں اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ زیر ایڈیٹری مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل۔ قیمت سالانہ ؏ خریداران اخبار اہلحدیث سے صرف ؏ پتہ :۔ منیجر اخبار مسلمان امرتسر

AsliAhleSunnet.com

اردو میں۔ جلسہ بلحاظ ہجوم اور کثرت حاضرین لاہور کی انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ سے بڑا ہوتا ہے۔ سادگی کا یہ عالم ہے کہ نئی روشنی اور نئی وضع یہاں خواب میں بھی نہیں آئی معلوم ہوتی۔ ہزار کے مجمع میں میں نے بغور دیکھا تو تین چار ترکی ٹوپیاں نظر آئیں باقی سب وہی پرانی وضع۔ ترکی ٹوپیوں کے ساتھ اور کوئی وضع جدید نہ تھی۔ اس جلسہ کے دیکھنے سے خیال ہوتا ہے کہ ہمارے مسلمان لیڈر جو نہ نماز کے نہ روزے کے وہ ان پرانی وضع کے سادے مسلمانوں کے قائم مقام کیونکر ہو سکتے ہیں۔ خیر یہ ایک پولیٹکل مسئلہ ہے۔ علماء کے ایسے محب ہیں کہ راستہ روک لیتے ہیں اور بغیر مصافحہ کئے جانے نہیں دیتے تعجب ہے کہ ہندو بنگالی تو نئی تعلیم کی وجہ سے ہندوستان کے پولٹیکل استاد ہیں مگر ان مسلمانوں کو گویا ابھی تک خبر بھی نہیں کہ انگریزی تعلیم بھی دنیا میں کوئی چیز ہے تعجب تر یہ ہے کہ یہاں کے بنگالی شکل و شباہت میں ہمارے دیہاتی بھائیوں سے بہت کچھ مشابہ ہیں یہاں تک کہ تہبند باندھنا بھی عام رواج ہے۔ مگر پنجاب کے دیہات کی نسبت یہاں دینداری پابندی صوم وصلوٰۃ زیادہ ہے خدا اور زیادہ کرے۔

یہ جلسہ بڑی خوبی اور کامیابی سے ختم ہوا۔ اوسط حاضرین ہزارہا کی ہوتی تھی۔ مختلف تقریریں ہوئیں مدرسہ کی روئداد میں وہ بالاختصار طبع ہونگی۔

یہاں پر ایک نظم مصنفہ مولوی ابراہیم اعظم صاحب دانا پوری درج ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترا ذکر ہے دلکش یارب صفائی
تیرے ہاتھ کا کھیل مشکل کشائی
خدایا تجھی کو ہے زیبا خدائی
کہ پھیرتی ہے عالم میں تیری دہائی
شہنشاہ بھی تیرے گھر کا گدا ہے
غلاموں کو مولا ہی کا آسرا ہے
کوئی شاہ کوئی گدا تیری قدرت
کوئی مفلس بے نوا تیری قدرت
بیاں کیا کروں اے خدا تیری قدرت
کہ تیں ہوں ہمہ و نہیں بڑا تیری قدرت
لیا میں نے بھولے سے کب نام تیرا
جو اس پر بھی بخشے تو انعام تیرا
اگرچہ عمل اپنا یارب برا ہے
تو کم شرم اس کی کہ پیدا کیا ہے
تیرا بندہ میں ہوں تو میرا خدا ہے
نبی کا تیرے میں نے کلمہ پڑھا ہے
سزاوار لطف و کرم یوں بھی میں ہوں
طلبگار باغ ارم یوں بھی میں ہوں
ازل ہی سے تھی یہ مشیت خدا کی
کہ دنیا میں روشن ہو قدرت خدا کی
نہ گمراہ ہو ساری خلقت خدا کی
کرے جا کے انسان خلافت خدا کی
اسیکے لئے پہلے آدم کو بھیجا
نہ آدم ہی کو۔ فخر عالم کو بھیجا
وہ فخر جہاں سید دوسرا ہیں
رسولوں میں ہر ایک کے پیشوا ہیں
ملائک سے عز و شرف میں سوا ہیں
امام رسل سید الانبیا ہیں
پیمبر بھی ایسے کہ اونسا نہ ہوگا
ہوا ہے نبی کوئی ایسا نہ ہوگا
ہوئی دعوت اسلام کی ہر مکاں میں
عرب میں عجم میں کہیں اصفہاں میں
کلام خدا گونج اوٹھا جہاں میں
نہ بے بوئے گل رہ سکی گلستاں میں
یکایک رسالت کا وہ نور چمکا
کہ مشرق سے تھا تا بمغرب اوجالا
ندا تھی کہ اسلام سیدھی سڑک ہے
مسافر جو اس پر ہے وہ بیدھڑک ہے
نمائش ہو اس میں نہ کچھ ہو بھڑک ہے
تکلف یہاں ہے نہ زرق البھڑک ہے
چلے آؤ اسلام ہے سادہ سادہ
خدا کا یہ احکام ہے سادہ سادہ
صحابہ کی اون کے نہ پوچھو فضیلت
ہر اک اون میں تھا شاہ ملک ولایت
انہیں سے ہے اسلام کی شان و شوکت
مسلمان ہیں گھر گھر انہیں کی بدولت
یہی مقتدائے زمین و زماں ہیں
یہی رہنما پیشوائے جہاں ہیں
رموز شریعت کے محرم یہی ہیں
نگہدار علم مکرم یہی ہیں
جناب پیمبر کے ہمدم یہی ہیں
غرض مہر آفاق عالم یہی ہیں
شریعت کی رکھتے تھے یہ سب ودیعت
انہیں سے ملی سبکو نوبت بنوبت
یہ جلوہ فگن پہلے تھی ہر مکاں میں
بڑی شان سے تھی زمین و زماں میں
رہی قدر آخر نہ اس کی جہاں میں
ہوئی سب سے بدتر یہ ہندوستاں میں
کسیکی نظر میں شریعت ہی کیا تھی
شریعت برتنے کی حاجت ہی کیا تھی
یہاں کی نہ یہ بادہ خواری غضب تھی
نہ مظلوم کی آہ و زاری غضب تھی
اگر تھی تو یہ دینداری غضب تھی
غضب تھا کہ پرہیزگاری غضب تھی
شریعت نہ تھی دینداروں کے خاطر
اک آفت تھی پرہیزگاروں کے خاطر
نہ مونس نہ انکا مددگار کوئی
نہ بھولے سے انکا طرفدار کوئی
ہزاروں تھے دشمن نہ تھا یار کوئی
خدا کے سوا تھا نہ غمخوار کوئی
جفاکار سے انکا ناکوں میں دم تھا
جہاں لب کھلے یک بیک سر قلم تھا
وہ میری گورنمنٹ کی ہے حکومت
ہوئی جس میں اس دین حق کی اشاعت
کہاں ذمہ دار اس کی تھی کوئی دولت
یہ دولت ہے ارزاں انہیں کی بدولت
خدا ان کو ہر وقت دل شاد رکھے
رکھا ہم کو آزاد۔ آزاد رکھے
یہ تھا عدل کب عہد نوشیرواں میں

AsliAhleSunnet.com

کہاں انتظام اس قدر تھا جہاں میں
یہاں ساری خلقت ہے امن و اماں میں
رعیت ہے خوش اپنے اپنے مکاں میں
دعا کر رہے ہیں کہ یہ ملک و دولت
الٰہی رہے تا قیامت سلامت

زہے بخت و قسمت کہ وہ دور آیا
جہاں رہ کے ہم سب نے آرام پایا
نہ اعلےٰ نے ادنےٰ کو اصلا ستایا
دعا دے رہے ہیں رعایا برایا
رہیں خوش الٰہی شہ جارج پنجم
سلامت رہیں ابن اڈورڈ ہفتم

یہاں سے چلا ہوں فن دلبری میں
لگا ہوں مطالب کی جلوہ گری میں
الٰہی نہ فرق آئے جادو گری میں
قدم میرے پھسلیں نہ اس سرسری میں
بیان مقاصد میں سرگرم رکھنا
تو اے میرے خالق مری شرم رکھنا

ترا ہی یہ فضل ایخدا دیکھتا ہوں
کہ گھر بیٹھے بیٹھے فضا دیکھتا ہوں
بہار آئی ہے جا بجا دیکھتا ہوں
اہا ہا تماشا یہ کیا دیکھتا ہوں
کہ اک انجمن مدرسے کی ہے محفل
اکٹھا ہیں لوگ اک مزے کی ہے محفل

کہیں مولوی ہیں کہیں آج فاضل
کہیں ماہ نو ہیں کہیں بدر کامل
کسی جا ہیں حفاظ محفل میں شامل
کہیں وعظ کے دھن میں ہے کوئی عامل
مبارک نہ کیوں مدرسے کا ہو جلسہ
جہاں ایسے لوگوں کا ایسا ہو جلسہ

فقط یہ کہوں کیوں کہ جلسا مبارک
کہو دھوم کا جلسے میں رہنا مبارک
بڑے اور بوڑھوں کا آنا مبارک
بزرگوں کا تشریف لانا مبارک
سبھوں سے انہیں کی ہے شرکت غنیمت
یہاں تک جو پہونچے بریج و مصیبت

سر جرم ہیں ذی ہنر کیسے کیسے
بشر ان میں ہیں جلوہ گر کیسے کیسے
شریعت کے ہیں شجر کیسے کیسے
ہیں اک جا یہ لعل و گہر کیسے کیسے
مہ و مہر سے ان کی قیمت سوا ہے
انہیں ہیں فرشتہ کہوں تو بجا ہے

سمن اور سنبل عروس چمن ہیں
بڑے چھوٹے سب رونق انجمن ہیں
یہ چمپا یہ بیلا ہیں یہ یاسمن ہیں
یہ لالہ یہ نسریں ہیں یہ نسترن ہیں
سبھی ان میں ہیں نو بہار گلستاں
انہیں سب سے ہے یادگار گلستاں

ہمارے کہ وہ جو حاضر یہاں ہیں
سبھوں کے تہ دل سے ہم قدرداں ہیں
سر و چشم پر ہیں جو یہ مہرباں ہیں
لڑی میں شریعت کی سب ایکساں ہیں
بزرگ اور خورد ان میں سب ہیں برابر
ہے چھوٹی بڑی اینٹ اس گھر کے اندر

وہ جلسہ میں چھوٹے بڑے کا جھمیلا
وہ اک اژدحام اور ہر سمت ریلا
وہ یاروں کا مجمع وہ لوگوں کا میلا
وہ اک چپقلش میں اکیلا دوکیلا
وہ ہر واعظوں کی نصیحت کی باتیں
وہ اک قند آمیز عبرت کی باتیں

سر عام ان کی وہ پند و نصیحت
وہ اک شان وعظ اور نوبت بنوبت
وہ الحان و ترتیل و قرآن و آیت
وہ اک محویت اور لوگوں کی حیرت
وہ غل ہر طرف مرحبا مرحبا کا
وہ اک شور لوگوں میں صل علےٰ کا

یہاں گرچہ موجود ہے اتنی خلقت
مگر کون کس کا ہے مشتاق حضرت
ہمارے وہ عالم۔ خدا کی یہ قدرت
جنہیں دیکھکر خلق ہے محو حیرت
انہیں پر سبھوں کی نظر پڑ رہی ہے
انہیں کی نظر سے نظر لڑ رہی ہے

موثر ہے ان کی وہ جادو بیانی
کہ پتھر کلیجہ ہو تو بھی ہو پانی
سنے ان کی گر کوئی گوہر فشانی
تو ہرگز ہی چھوڑ دے لن ترانی
نہیں وعظ ان کی کرامت سے خالی
نہیں گفتگو ان کی حکمت سے خالی

نہ پروا انہیں مرحبا مرحبا کی
نہ صد آفریں کی نہ صل علےٰ کی
مرے عالموں پر ہو رحمت خدا کی
خوشی ہے تو ان کو خدا کی رضا کی
خدا کے لئے قوم پر مر رہے ہیں
کھڑے ہیں جو حق ہے ادا کر رہے ہیں

ازل میں جو بٹنے لگا یہ مقدر
یکایک گرے صف بصف لوگ آکر
کہیں بادشہ بنے کہیں تھے تونگر
کسی سمت ان عالموں کا تھا لشکر
لکھی تھی جو قسمت میں انکی بھلائی
انہیں کو ملی ورثۃ الانبیائی

یہ حضرات جو پیشوا ہیں ہمارے
سلامت رہیں مقتدا ہیں ہمارے
حقیقت میں یہ رہنما ہیں ہمارے
یہ جلسہ کی رونق فزا ہیں ہمارے
نہ سمجھو کہ یہ وعظ فرما رہے ہیں
دلوں میں یہ گھر کرکے گھر جا رہے ہیں

یہ ہیں مقتدا علم ہی کی بدولت
بنے پیشوا علم ہی کی بدولت
یہ رتبہ ملا علم ہی کی بدولت
ہوئے رہنما علم ہی کی بدولت
پیمبر جو دنیا میں تشریف لائے
یہی علم تھا جس کو ہمراہ وہ آئے

نہ یہ طلعت حور کی روشنی ہے
نہ مہر کی اک دور کی روشنی ہے
نہ یہ شمع و کافور کی روشنی ہے
نہ ہیرے نہ بلور کی روشنی ہے

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قران کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصولڈاک عمہ

AsliAhleSunnet.com

یہ اک نور ہے ہر جگہ سے اوجالا
چمک اوس کی وہ ہے کہ ہکے اوجالا

اسی علم کا ہم میں تھا نور پہلے -
اسی نور سے ہم تھے معمور پہلے

اسیکے سبب ہم تھے مشہور پہلے
یہی نشہ تھا جس میں تھے چور پہلے

نہ دل کو ہمارے فلاطوں کا ڈر تھا
نہ اصلا ہمیں بو علی سے خطر تھا

ہمیں اپنا اُستاد سب جانتے تھے
ہمارا وہ لوہا کہ سب مانتے تھے

ہمیں مدعی خوب پہچانتے تھے
کہ دل میں جہاں اپنے ہم ٹھانتے تھے

گلا گھونٹ دیتے تھے شیر زیاں کا
زمیں سے ملاتے تھے سر آسماں کا

تواریخ اقلیدس و علم ہیئت
تفاسیر و فقہ و اصول و بلاغت

لغات و کلام و معانی مہارت
مقاصد مطالب سلاست عبارت

لہ ما علیہ اُنکے ہم جانتے تھے
جو ماخذ تھے ان کے وہ پہچانتے تھے

کہیں بحث میں منطقی مسئلہ تھا
ریاضی کہیں تھی کہیں فلسفہ تھا

طبیعت جواں تھی بھرا ولولہ تھا
غرض ہم جہاں تھے یہی مشغلہ تھا

کہیں چھیڑ چلتی تھی مشائیوں سے
کہیں بحث رہتی تھی اشراقیوں سے

عدو کا اودھر اک اکھاڑا اِدھر ہم
اِدھر کا وہ حملہ کہ گھرا وسکا درہم

اہا ہا وہ ہم اور وہ علمِ مکرم
ہمارا وہ عالم کہ مداح عالم

ادھر ہر عدو ہر مسائل کا ہلکا
اِدھر کا ہر اک کوہ علم و عمل کا

وہ ہر فن کی اگلی پرانی کتابیں
زمیں پر جو تھیں آسمانی کتابیں

حکیموں کی ایک ایک چھانی کتابیں
ارسطو و افلاطوں کی مانی کتابیں

کسی لیبریری کے اندر رکھی ان تھیں
جوان کے تھے عاشق انہیں کھا گئیں

نہ گل ہے نہ بلبل نہ اب وہ چمن ہے
دکھیں نہ بوئے گل نسترن ہے

نہ ساقی نہ صہبائے پیماں شکن ہے
نہ شیشہ نہ ساغر نہ وہ انجمن ہے

اب اک شور ہے اور آہِ حزیں ہے
کہ گھر لٹ گیا یہ نہیں وہ نہیں ہے

کوئی دم اگر اور غفلت رہے گی
تو جو کچھ ہے وہ بھی نہ ثابت رہیگی

نہ علمی مسلماں میں قوت رہیگی
نہ اتنی بھی جو ہے لیاقت رہیگی

لگیگا پتہ کچھ نہ راہِ ھدیٰ کا
رہیگا فقط نام باقی خدا کا

مسلمانوں کچھ بھی جو غیرت ہو باقی
شریعت کی دلمیں حمیت ہو باقی

اگر تم میں دینی اخوت ہو باقی
رگوں میں تمہاری جو ہمت ہو باقی

تو آجاؤ کشتی بھنور میں پڑی ہے
او چلتی کبھی ہے کبھی ڈوبتی ہے

رہے گی اگر مدرسہ کی یہ بندش
کرینگے مسلماں جو سب ملکے کوشش

اگر مہتمم کی دلی ہوگی خواہش
جو دینگے ذرا اپنی ہمت کو جنبش -

تو یہ ناؤ اُنکی ہوئی بہ چلیگی
سلامت سے کشتی کنارے لگیگی

ارے بھائیو اب کمر کو ٹٹو لو !
گرہ اپنی ہمت کی لِلّٰہ کھولو -

خدا نے دیئے اللہ کچھ اس سے دو لو
جہاں ڈھک گئی آنکھ جو جا ہو سو لو

تمہارے لئے گو رہی گلستاں ہے
نعیم اور ما دنے ہے باغ جناں ہے

تو اے میرے اسلام کیونکر بُرا ہے
بُرا ہوں تو میں ہوں تری کیا خطا ہے

خدا تجھکو رکھے تو حکم خدا ہے
زمانے میں یہ معجزہ بھی ترا ہے

بکارِ و بزمِ شُو شوخ مرد راکب [1]
بہار تو حصد لود بہ صورتِ راہب

کہاں میں کہاں شاعری اے برادر
مجھے ایسے جلسے میں لا یا مقدر

ستایا مجھے جب عجوں نے لکھکر
کیے مینے تب لتنے موتی نچھاور

اسی پر تو جگر بھنور کھا رہا ہے
کہ اعظم کہاں سے گہر لا رہا ہے

(بقیہ سفر پر ملاحظہ ہو)

جہاد وید اور آریہ پریس

جہاد وید ایک جدید رسالہ خاکسار کی تصنیف سے حال میں شائع ہوا ہے۔ جو بغرض ریویو آریہ اخبارات کو بھیجا گیا تھا۔ بہت سے اخباروں نے تو سکوت ہی رکھا بعض نے مہر سکوت توڑ دی۔ جس کا شکریہ عرض ہے زیادہ شکریہ کے مستحق وہ آریہ اخبار ہیں جنہوں نے بقول کھسیانی بلی کھمبا نوچے جہاد وید کے غصے میں مصنف کو خوب کوسا۔ اون سے بھی زیادہ شکریہ کا مستوجب وہ اسلامی قادیانی پرچہ (الحق دھلی) ہے جس نے رسالہ پر ریویو خود تو نہ کیا۔ مگر آریوں کا دشنام آمیز ریویو بعینہٖ نقل کر دیا۔ اسیکو کہتے ہیں ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

آریہ اخبار اس رسالہ سے ایسے کچھ کھسیانے ہوئے ہیں کہ باوجود کہنہ مشق اڈیٹر ہونے کے فرائض ریویو سے بے خبر ہو رہے ہیں۔ نہ قیمت بتلائی نہ محل وصول لکھتے ہیں۔ واقعی رسالہ جہاد وید ویدک پریس پر ایسا اثر کرتا۔ تو غالباً رسالہ اپنے کام میں ناکام رہتا۔

بعض سنجیدہ اخباروں نے مصنف پر ایک معقول سوال بھی کیا ہے۔ اس سوال کا منبع راجپوت گزٹ ہے۔ سوال مذکور اونہی کے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں۔ فاضل اڈیٹر راجپوت گزٹ لکھتے ہیں:-

* ہمارے پاس ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب

[1] یہ شعر مقام مستوی ہے اگر الف ڈالی جاوے [illegible]

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے پر مضبوط ثبوت آریوں کا مقابلہ ۱/

AsliAhleSunnat.com

امرتسری نے ایک کتاب بنام رسالہ جہاد وید بھیجکر اس کے ساتھ ہی ایک چٹھی میں یہ لکھا ہے کہ "رسالہ جہاد وید بغرض ریویو ارسال خدمت ہے تلخ شیریں ریویو کا اختیار ہے مگر بغیر ریویو کئے رسالہ کا رکھ لینا غالباً اصول پریس کے خلاف ہوگا"

چونکہ مولوی صاحب نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ یہ رسالہ ریویو کئے بغیر رکھنا معیوب ہوگا۔ لہذا صرف اسی وجہ سے نہیں بلکہ مولوی صاحب کی اس نہایت نازیبا اور خطرناک غلط فہمی کو دور کرنے کے خیال سے بھی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس رسالہ "جہاد وید" پر اصلی معنوں میں ریویو کرتے ہوئے مولوی صاحب اور نیز پبلک کو بتلائیں کہ جہاد سے ویدوں کا کچھ تعلق ہو سکتا ہے یا کسی دوسری مذہبی کتاب کا۔

ہم سب سے پہلے پبلک کو یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جہاد کس کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ کس زبان کا ہے۔ جہاد لفظ عربی زبان کا ہے۔ اسی کا مترادف لفظ غزوہ ہے عربی لغات نویسوں نے ان ہر دو الفاظ کے ایک ہی معنے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ غیاث اللغات ان الفاظ کے یہ معنے بتلاتی ہے:-

"جنگ مومنین با کفار بجہت اسلام بشرطیکہ رسول علیہ السلام یا امام وقت در آں جنگ ہمراہ باشد"

یعنے جہاد اور غزوہ اس لڑائی کو کہتے ہیں جو مسلمان مذہب اسلام کی غرض سے کافروں کے ساتھ کریں۔ بشرطیکہ اس لڑائی میں رسول علیہ السلام یا ان کا کوئی امام وقت (یعنے جسکو وہ اس وقت اپنا امام بنالیں) ہمراہ ہو۔

ان ہر دو الفاظ کے یہی معنے دیگر کتب لغات مثلاً کریم اللغات۔ کشف اللغات۔ منتخب اور برہان قاطع وغیرہ نے بیان کئے ہیں اور یہ الفاظ قرآن شریف میں بھی ایسے ہی مواقع پر بیان کئے گئے ہیں۔ گویا لفظ جہاد مذہب اسلام میں ایک نہایت خوفناک لفظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اہل یورپ اس کی وجہ سے مسلمانان افریقہ وغیرہ کی جانب سے نہایت خوف کا اظہار کرچکے ہیں۔

لیکن آجتک کسی شخص کو یہ ہمت نہ ہوئی تھی کہ جہاد یا غزوہ کو وید مقدس سے ظاہر کر سکے۔ اب مولوی ثناءاللہ صاحب نے بخیال خویش ایک تازہ تحقیقات ظاہر کی ہے۔ لیکن ان کے تمام خیالات غلط اور سرتا پا غلط ہیں۔ یا تو وہ وید کے ان منتروں کے ترجموں کو جن کو انہوں نے پیش کیا ہے سمجھے نہیں اور یا پبلک کو دانستہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ بہر حال اب ہم مولوی صاحب کے اس رسالہ پر ریویو کرتے ہیں اور اس کے بعد ان کو بتلائیں گے کہ جس جہاد کو آپ ویدوں میں تلاش کر رہے ہیں وہ در اصل کس جگہ ہے۔

مولوی صاحب اپنے "رسالہ جہاد" میں جہاد کی تقسیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"یہ ظاہر ہے کہ مذہبی کتابوں میں جن لڑائیوں کا ذکر ہوگا وہ مذہبی ہونگی۔ اور جن لوگوں کو مذہبی کتابوں میں دشمن کہا گیا ہوگا۔ وہ اس دین یا کتاب کے دشمن ہونگے۔ مثلاً قرآن شریف میں لکھا ہے کہ دشمنوں کو مارو۔ تو ان دشمنوں سے مراد وہی لوگ ہونگے جو دین اسلام کے مخالف اور مسلمانوں کے بحیثیت اسلام دشمن"

ہم مولوی صاحب کے اس بیان کردہ معیار کو تسلیم کرتے ہیں کہ جس طرح قرآن شریف میں اکثر مواقع پر لکھا ہوا ہے کہ "اے مسلمانو اپنے دین کے مخالفوں کو قتل کرو" اگر اسی طرح مولوی صاحب ویدوں میں بھی دکھلا دینگے۔ کہ کسی جگہ یہ ذکر آیا ہو کہ اے آریو یا ہندوؤ تم اپنے ویدوں کے مخالفوں یا اپنے مذہب کے دشمنوں کو مار دو۔ تو ہم صاف الفاظ میں خود ہی اس امر کا اعلان کر دینگے کہ ویدوں میں جہاد کی تعلیم ہے۔ اور وہ ہرگز تسلیم کرنے کے قابل نہیں ہیں

لیکن افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے آگے چلکر جہاں وید منتروں کے ترجمے پیش کئے ہیں ان میں ایک جگہ بھی ایسی عبارت نہیں بتلائی کہ جس میں آریوں یا ہندوؤں کو مخاطب کیا گیا ہو۔ جس طرح قرآن شریف میں خصوصیت سے مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کہ تم اپنے مذہب کے دشمنوں کو مارو۔ مثلاً قرآن شریف کی سورت انفال میں صاف مذکور ہے کہ:-

یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

وغیرہ۔ یعنے اے پیغمبر! مسلمانوں کو شوق دلا قتل کرنیکا۔ اسی طرح سورہ توبہ میں ہے کہ:-

"اے مسلمانو! جو کافر تمہارے نزدیک ہیں انکے ساتھ قتال کرو" وغیرہ

گویا قرآن شریف میں اسیطرح بہت موقعوں پر صاف الفاظ میں ذکر آیا ہے کہ اے مسلمانو! اپنے دین کے دشمنوں یعنے کافروں کو قتل کرو۔ قرآن شریف کی ان تمام آیات میں مسلمانوں کو یا ان کے پیغمبر کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی کا نام جہاد ہے۔ اور یہی معیار جہاد کے معلوم کرنیکا مولوی ثناءاللہ صاحب نے اپنے رسالہ جہاد وید میں مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں بلکہ مولوی صاحب کو زبردست چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اسیطرح وید کے منتروں میں آریوں یا ہندوؤں کو مخاطب کیا گیا ثابت کریں۔ مگر انہوں نے اپنے ہی مقرر کردہ معیار کے مطابق ایسا ثبوت ایک جگہ بھی نہیں دیا" (راجپوت گزٹ ۱۰ فروری)

اہلحدیث - اس کے قریب قریب راجپوت گزٹ کا چھوٹا بھائی اخبار بھارت جالندھر لکھتا ہے کہ:-

"ویدوں میں جہاد یہ ایک نہایت انوکھا دعوے ہے اور اس سے پیشتر کسی شخص نے یہ دعوے نہیں کیا۔ چالیس صفحوں کے قریب جو مولوی صاحب نے اس دعوے کی تائید میں سیاہ کئے ہیں۔ انکا سارا انشاء یہ ہے کہ وید میں جنگ کا ذکر موجود ہے۔ مذہبی کتابوں میں جن لڑائیوں کا ذکر ہوگا"

AsliAhleSunnet.com

مذہبی ہونی چاہئیں۔ اور جن لوگوں کو اس کتاب میں دشمن کہا گیا ہوگا۔ وہ اس دین اور کتاب کے دشمن ہوں گے۔ اس لئے کہ مذہبی کتاب اپنے جملہ مومنین و مصدقین کو ایک نگاہ سے دیکھتی ہے۔"

وید انسانی زندگی کے تمام طبقوں کے لئے جیون نیم (RULES OF LIFE) بیان کرتا ہے اس لئے یہ قدرتی تھا۔ کہ اس میں کشاتر دہرم کے اصولوں کا ورنن بھی موجود ہے۔ وید میں یدھ کا ذکر آتا ہے۔ تو محض اسلئے کہ بغیر اس کے کشاتر دہرم کا ورنن غیر مکمل ہوتا۔ وید دوسری مذہبی کتابوں سے بالکل مختلف ہے بمثل ان کتابوں کے اس کے احکام کا مخاطب انسانوں کا کوئی خاص گروہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی ہدایات تمام منشیہ جاتی کے لئے ہیں۔ وید کہیں پر یہ فرض نہیں کر لیتا کہ ایک خاص منشیہ سموہ اس کا پابند ہے۔ اور باقی سب انسان اس کے برخلاف ہیں۔ اس میں مومنین و غیر مومنین مصدقین و غیر مصدقین کے مابین کوئی تمیز نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ یہ تمام بنی نوع انسان کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس میں جنگ کا ذکر محض یدھ کے متعلق نیموں کو بیان کرنے کی غرض سے ہے۔ جس طرح پر کہ اس وقت بھی قانون بین الاقوام کی کتابوں میں کیا جاتا ہے۔ اور جن دشمنوں کی طرف اس میں اشارہ ہے وہ پولیٹیکل دشمن ہیں جن کے ساتھ یدھ کرنا کشتری کا دہرم ہے اگر جہاد وید کا مصنف اس کے برعکس خیال کرتا ہے۔ تو اسے اپنے دعوے کے ثبوت میں پرمان دینا چاہئے۔ ہمیں تو مصنف مذکور کی تراشیدہ تھیوریوں کا منطق سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے ۷۵ وید منتروں اور ۲۰ منو سمرتی کے شلوکوں کے ترجمہ اور ایک اقتباس آر سی۔ دت کی کتاب "قدیم ہندوستان کی تہذیب" میں سے ثابت کرنے کے لئے پیش کئے ہیں۔ کہ وید جہاد کا پرتی پادن کرتا ہے۔ مسٹر دت کے اقتباس میں صرف قدیم آریہ ورت کے اصلی باشندوں کی باہمی جنگ و جدال اور آریوں کی ملکی فتوحات کا ذکر ہے۔

ہم مولوی صاحب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ لکھائی کے اور بھی بہت سے ڈھنگ ہیں۔ اس لئے اس قسم کی تحریریں شائع کر کے اپنے تئیں سنجیدہ لوگوں کے تمسخر کا نشانہ بنانے سے کیا فائدہ ہے اگر مولوی صاحب حقیقت میں وید میں جہاد ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں لازم ہے کہ وہ ایسے وید منتر پیش کریں۔ جن میں کہ ویدک دہرمیوں کو اس بات کی تلقین کی گئی ہو۔ کہ انہیں وید سے منکر لوگوں کے برخلاف جنگ کر کے انہیں زبردستی وید کا معتقد بنانا چاہئے۔

ہاں اونہیں دکھلانا چاہئے کہ وید لڑائی کو بھی دہرم پرچار کا ایک سادھن قرار دیتا ہے۔ اگر مولوی صاحب میں اس کا ثبوت دینے کی طاقت ہے تو وہ میدان میں آئیں۔ ہم ان کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ فضول خرلیات سے لوگوں کا وقت ضائع کرنا عالموں کا شیوہ نہیں ہے۔" (بھارت)

اہلحدیث - اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ایک زور دار چیلنج بھی دیا ہے۔ جو یہ ہے:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کو چیلنج } مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جو رسالہ جہاد وید لکھکر شائع کیا ہے۔ اس کا مختصر سا ریویو ناظرین اس پرچہ میں مطالعہ کریں گے۔ ہم مولوی صاحب کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ویدوں میں اعلے حکمرانی کے تمام احکامات موجود ہیں۔ مگر ان میں کسی جگہ بھی کوئی ایسی ہدایت موجود نہیں ہے جو کہ قرآن میں بیان کردہ جہاد کے مطابق ہو۔ اگر مولوی صاحب کے پاس کوئی ایسا ثبوت ہو۔ کہ جس سے وہ ویدوں میں قرآن جیسا ہی جہاد کو جو کہ ان کے خیال شریف میں پاک جہاد ہے ثابت کر سکیں۔ تو صرف ایسا کریں۔ ورنہ اپنی موجودہ تحریر پر جو کہ آپ کی علمیت اور لاثانی قابلیت کا اظہار کر رہی ہے شرمندہ ہوں۔ ہم مولوی صاحب کو بتا دیں کہ ویدوں کے مضامین پر بحث کرنا فتوے سازی نہیں ہے کہ جو فتوے چاہا دیدیا۔ اور دو پیسے بٹور لئے خیر ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ جس جہاد کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ وہ خواہ مولوی صاحب کی رائے میں پاک ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اس کا ویدوں میں بیان کردہ سلطنت رانی کے اعلے احکامات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی مولوی صاحب اپنی تمام زندگی میں اس بات کو ثابت کر سکتے ہیں۔ (بھارت ۔ ۵ ۔ مارچ ۱۹۱۳ء)

اہلحدیث - ان دونوں اور ان جیسے اور آریہ اخباروں کا سوال ایک ہے۔ کہ یہ دکھاؤ کہ وید کے مومنوں مصدقوں کو منکروں کے مارنے کا حکم ہو۔ پھر ہم مان لینگے۔ کہ ویدوں میں بھی جہاد ہے۔ لیکن یہ نہیں بتلایا کہ اس کے دیکھنے پر کیا کرینگے۔ کیا جہاد کرینگے۔ یا ویدوں کو بھی مثل قرآن کے ترک کر دینگے۔ بہر حال غالب شق ثانی ہے کہ ایسے منتر دیکھنے پر ویدوں کو بھی ایسے لوگ چھوڑ دینگے۔ مگر ہم اون کو ایسا مشورہ نہیں دے سکتے۔

اول تو یہ عذر کیسا معقول ہے کہ وید میں جملہ انسانوں کی ہدایت ہے۔ خاص کسی قوم کی نہیں۔ کیا عجب منطق ہے۔ مذہبی کتاب ہو اور اوس میں مذہبی احکام ہوں۔ پھر اوس میں مصدقین اور مکذبین میں تمیز نہ ہو تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ؎

اندھیر نگری چوپٹ راجہ
ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا

مگر ہم اس سوال کو معقول سمجھکر اس کا بھی جواب دیتے ہیں آریہ پریس اگر راستی سے معترض ہے تو اوسے چاہئے۔ کہ ہمارے جواب کو نقل کر کے قبول کرے یا جواب دے۔ ذیل غور سے سنئے۔

رگوید کا ایک منتر یہ ہے:-

"اے دشمنوں کو ڈرانے اور دان کرنے کی عادت والے عالمو! جیسے غصہ بھرا دلاور دشمنوں پر ہتھیار چھوڑتا ہے۔ ویسے ہی تم وید۔ عالم اور **ایشور کے مخالف** بد اطوار دل کے لئے بے اندازہ علم۔ قوت۔ اور پوری طاقت

AsliAhleSunnet.com

جمع کر کے ادس **دشمن پر ہتھیار چھوڑو**

(اتھرک اول سوکت ۳۹۔ منتر ۱۱)

اس منتر کی تشریح کی حاجت نہیں صاف لفظوں میں ہدایت ہے کہ ویدوں کے مخالفوں پر ہتھیار اوٹھاؤ۔ یعنے اون کو مارو۔ کس طرح مارو جس طرح غصہ در بہادر دشمنوں کو مارتا ہے۔ یعنے بیدردی اور بیرحمی سے مارو۔ اس منتر کی شرح ہم ہندوؤں اور آریوں ہی کے الفاظ میں سبحال اوس وقت دکھاوینگے جب ہمارے مخاطب اس مضمون سے انکار کریں گے۔

مہاشہ سجنو! اب میں منتظر ہوں کہ آپ لوگ اپنے چوتھے اصول کو یاد کر کے قبول حق میں کہاں تک جلدی کرتے ہو۔ کیا یہ سچ ہے ؎

راستی موجب رضائے خداست

موتمر الانصار کا دوسرا اجلاس میرٹھ میں

اس وقت ہمارے ملک کے مسلمانوں کی علمی کوشش علوم عصریہ اور شرعیہ کے متعلق تین طرح جاری ہے پہلی قسم کی وہ درسگاہیں ہیں جنمیں علوم شرعیہ اپنی اصل زبان میں تکمیل کرائے جاتے ہیں۔ اور علوم عصریہ اگر ہوں تو مقصود بالعرض ہوں گے یعنی اس حد سے تجاوز نہ کیا جاوے جس کی احتیاج علوم شرعیہ کے لئے ضروری ثابت ہو چکی ہو۔ دوسری قسم کی ایسی درسگاہیں جن میں علوم عصریہ مقصود بالذات ہیں اور علوم شرعیہ بقدر ضرورت پڑھائے جاتے ہیں۔ تیسری قسم کی درسگاہوں میں دونوں علوم مقصود بالذات ہیں۔ پہلی قسم کی درسگاہوں کا اصل اصول مدرسہ عالیہ اسلامیہ دیوبند ہے۔ جو اپنی دار التکمیل اور شاخوں سمیت **دار العلوم** کہلاتا ہے۔

جمعیۃ الانصار اہل علم و صلاح کی وہ جماعت ہے جس نے دار العلوم دیوبند کی تکمیل کے ضمن میں مسلمانوں کی مذہبی ضروریات پورا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے جمعیۃ الانصار نے اپنے مقصد کی تکمیل کے ذرائع و وسائل میں مشورہ لینے اور مسلمانوں کے مذہبی متفقہ اتحاد و اتفاق سے مذہبی تعلیم کی ترقی کا راستہ معین کرنے کے لئے ایک سالانہ جلسہ قرار دیا ہے جس کی تعریف بالفاظ ذیل کی گئی ہے:-

"جمعیۃ الانصار کا وہ جلسہ علمیہ (جس میں (الف) قرآن مجید و حدیث شریف کے اسرار و لطائف بیان ہوں۔ (ب) اصلاح عقاید و اخلاق و اعمال کے متعلق علمی مضامین پڑھے جائیں (ج) مسلمانوں کے مذہبی علوم و معارف کی حفاظت و اشاعت کے وسائل پر عموماً اور مدارس و مساجد کی اصلاح و عمارت پر خصوصاً بحث و مشورہ (د) ان تجاویز پر عمل کرنے کا تہیہ کیا جائے) مؤتمر الانصار کے نام سے موسوم ہوگا"

میرٹھ کے معززین کی ایک جماعت نے امسال مؤتمر الانصار کی ضروریات بہم پہونچانے کا ذمہ لیا ہے اور ۱۷-۱۸-۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۶-۷-۸ اپریل ۱۹۱۲ء ایسٹر کی تعطیلوں میں اسکا اجلاس قرار پایا ہے۔

مؤتمر الانصار نہایت خوش قسمت ہے کہ اوسے پہلے سال اگر حضرت مولانا میر **احمد حسن** صاحب امروہی رحمہ اللہ کی صدارت کا فخر حاصل ہوا تو دوسرے سال جناب مولانا **اشرف علی** صاحب تھانوی مدظلہم کی صدارت سے مشرف ہوا جاہتا ہے۔

اس اجلاس میں علاوہ مواعظ حسنہ کے دار العلوم الدار الآخرۃ۔ التجدید فی الاسلام۔ المناسخ نزول المسیح وغیرہ مضامین اور مذہبی تعلیم کی ترقی اور اشاعت اسلام کے متعلق نہایت مفید اور اہم تجاویز پیش ہوں گی۔

بفضلہ تعالےٰ اہل علم کی ضیافت طبع کے لئے قلمی کتابوں کا نادر ذخیرہ بھی جمعیۃ الانصار کے شعبۃ التالیف والاشاعت کے دفتر میں جلسہ گاہ کے متصل موجود رہیگا۔ جس قدر حضرات مذہبی علوم کی ترقی سے دلچسپی رکھنے والے صالحین کی زیارت اور واعظین کے پند و نصائح سننے کے شائق تشریف لانے کا قصد فرمادیں۔ نہایت ضروری ہے کہ بہت جلد خواجہ ابو المتین شیخ **رشید احمد** صاحب تاجر صدر بازار میرٹھ ناظم مجلس استقبالیہ کو اپنے عزم و ارادہ سے مطلع کریں تاکہ قیام و طعام کے انتظام میں سہولت رہے۔ تمام مہمانوں کا استقبال اسٹیشن چھاؤنی میرٹھ پر ہوگا واللہ الموفق

عبید اللہ ناظم جمعیۃ الانصار۔

کشمیری کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس

جملہ برادران کیلئے متمین موکدانہ اطلاع

حسب قرار داد جنرل کونسل انجمن کشمیری مسلمانان امرتسر ۲۴ر جنوری ۱۹۱۲ء بذریعہ ایک وفد کے انجمن کشمیری مسلمانان لاہور کی خدمت میں حاضر ہوکر اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئیندہ کشمیری کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس بمقام امرتسر بتاریخ ۲۸ ماہ اپریل ۱۹۱۲ء (جبکہ ۲۷ کو بوجہ اخیر ہفتہ تعطیل ہوگی) کو منعقد کیا جائے۔ اسلئے جملہ برادران قومی کی خدمت میں مودبانہ اطلاع دیجاتی ہے کہ جو صاحب کوئی تجویز بھیجنا چاہیں یا کسی رزولیوشن کے پیش کرنے کا عزم رکھتے ہوں وہ براہ مہربانی اپنی اگر د سے ۱۰ اپریل تک اور ارادہ تشریف آوری سے ۱۵ اپریل تک مطلع فرمادیں۔ تاکہ استقبال کمیٹی معاملات مجوزہ پر علاوہ غور کرنے کے طعام و قیام کا مناسب انتظام کرسکے۔

جملہ معاملات کے متعلق خط و کتابت بنام آنریری جنرل سکرٹری انجمن کشمیری مسلمانان امرتسر ہو۔

الملتمس فیروز الدین (آنریری مجسٹریٹ)
پریسیڈنٹ انجمن کشمیری مسلمانان امرتسر

معذرت ۔ جن کرم فرماؤں کی ضروری خط و کتابت کی تعمیل نہیں ہو سکی ا ونہیں اطلاع رہے کہ مولانا ابو الوفا مورخہ ۲۱ مارچ سے اسلام پور ضلع دمکا بنگال کے جلسہ پر تشریف لے گئے تھے اور ۲۔ اپریل یعنے قریباً دو ہفتہ تک اسی سفر میں رہنے کی وجہ سے انکی ذات سے متعلق خطوط کی تعمیل نہیں ہو سکی۔ ضروری استفتاؤں کے جوابات بھی اسی وجہ سے نہیں بھیجے گئے

عریضہ نیاز

بحضور خدام والا سراج الملۃ والدین
جناب امیر المومنین امیر حبیب اللہ خان صاحب
زاد اقبالہ وملکہ

عالی جاہا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

ہم مسلمانان ہندوستان کو سلطنت خداداد افغانستان سے کوئی سیاسی تعلق نہیں بلکہ بحیثیت سیاست ہم مسلمانان بفضلہ تعالیٰ سلطنت برطانیہ میں باامن وامان زندگی بسر کرتے ہیں۔ البتہ برادران افغان اور دیگر ممالک کے مسلمانوں سے ہمکو اسلامی اخوت اور دینی تعلق ضرور ہے سلطنت برطانیہ کی مہربانی ہے کہ ہم اپنے برادران دینی کی خیرخواہی کا دم بھرتے ہیں۔ نیک تجاویز بتلا سکتے ہیں آج جو یہ عریضہ حضور پرنور تک پہنچنے کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس میں بھی گورنمنٹ کی عنایت شامل حال ہے۔

عالیجاہا! یہ امر تاریخی حیثیت سے کھلی صداقت ہے کہ اسلام کے قرون اولیٰ نے خیرہ کن ترقیاں کیں۔ یہ بھی ایک بدیہی بات ہے۔ کہ اسلام اپنی ترقی میں کسی سلطنت کا مرہون احسان نہیں ہوا۔ ہاں یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ کہ اسلام نے اپنے بچوں کو گود میں پرورش کر کے دنیا کا بادشاہ بنایا۔ بخلاف عیسوی مذہب کے کہ وہ تین سو سال کے بعد جب سلطنت کی گود میں آیا۔ تو پنپنا شروع ہوا۔ مگر اسلام بجز خدا کے کسی کے احسان کا شرمندہ نہیں ہوا۔

ملت پناہا! آج جاپان کی ترقی دنیا کو حیران کر رہی ہے۔ مگر واقعات پر نظر کرنیوالوں کی نگاہ میں یہ ترقی اوس ترقی کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ جو اہل اسلام کے قرون اولےٰ نے کی تھی۔ جاپان ایک مادی ملک ہے۔ اسلام مادی اور روحانی۔ دونو کا مجموعہ تھا۔ اس لئے جاپان کا کام اسلام کی نسبت نصف ہے۔ اور وقت بہت زیادہ۔ لیکن اسلام کا کام دگنا ہے۔ کیونکہ اسلام نے دنیا کے عقاید کی تصحیح کی۔ اخلاقی درستی کی۔ عادات سنوارے۔ تمدن سنوارا۔ سب کچھ سنوار کر پھر مہر نیم روز کیطرح بکمال عروج دکھایا۔ لطف یہ کہ چند دنوں میں سب کچھ کر دکھایا اس کے ظاہری اسباب کیا تھے۔ بس یہ میرے عریضہ کا موضوع ہے۔

ملت پناہا! ظاہری اور باطنی سبب اسکا صرف ایک ہی تھا جسکا نام ہے قرآن شریف

قرآن شریف ہی ادنےٰ مدارس ملکیہ کا نصاب تھا قرآن شریف ہی ان کے ملٹری کالجوں کا کورس تھا۔ قرآن شریف ہی اون کے لئے تدبیر منزل تھا۔ قرآن شریف ہی اون کے لئے ضابطہ دیوانی اور فوجداری

تھا جناب **فاروق** اعظم رضی اللہ عنہ واکرم کا قول خدام والا کو یاد ہو گا حسبنا کتاب اللہ۔

عالیجاہا! افغانستان کو آج کل کسی ملک سے تشبیہ دے سکتے ہیں تو بعد معافی مانگنے کے عرب اوّل ہی سے دے سکتے ہیں (باستثنا ایمان) جس حالت میں قرآن شریف نے عرب اول کو دنیا کا استاد پیر اور کامل مرشد بنایا افغانستان بوجہ ایمانداری اوس سے زیادہ کا مستحق ہے۔

غالباً ابھی تک عریضہ کا اصلی مضمون میں نے ظاہر نہیں کیا۔ یہ تو محض تمہید ہے اصل مضمون یہ ہے کہ حضور والا اشاعت قرآن مجید پر پوری توجہ فرماویں۔

افغانستان میں عام قانون رائج ہو کہ کسی لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ ہونے پاوے جب تک کہ وہ مادری زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا امتحان پاس کر لے۔

ملت پناہا! ہندوستان اور افغانستان کی سلطنت کے اصول بالکل مختلف ہیں ہندوستان میں چونکہ فرقہائے مختلفہ رہتے ہیں۔ اور گورنمنٹ ایک غیر قوم ہے اسلئے گورنمنٹ نے مذہبی انتظام اہل مذہب کے سپرد کر کے اپنے ہاتھ میں صرف دنیاوی انتظام رکھا ہے جو اوس کے حسب حال ہے ہندوستان کی رعایا اس میں خوش ہے اور سلطنت کی مرہون منت ہے کہ اوسنے مذہبی انتظام اہل مذہب کے سپرد کر دیا ہے مگر سلطنت خداداد افغانستان حفظہا اللہ مادام الملوان کی یہ صورت نہیں وہاں عموماً ایک ہی قوم ہے۔ ایک ہی مذہب ہے بادشاہ کو جیسا دنیاوی امور کے انتظام کا حق ہے۔ دینی امور بھی بحیثیت امیر دین ہونے کے اوسی کے فرائض میں داخل ہیں۔ اس لئے ایسے ملک میں یہ قانون جاری کرنا نہ مشکل ہے نہ رعایا کی برہمی کا موجب ہے ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ اتنی جلدی کیسے ہو سکتا ہے جس حال میں برادران افغان سادہ قرآن خوانی سے بھی عموماً محروم ہیں سو گذارش ہے۔ کہ خادم کا مطلب بھی نہیں کہ اسی سال یا اسی مہینے میں ایسا کیا جائے نہیں! بلکہ اس کو مدنظر رکھکر ایسی تمہیدات بٹھائی جاویں۔ کہ آج سے دس بارہ سال تک یہ قانون رائج ہو سکے تو بسا غنیمت ہے۔

عالیجاہا! خاکسار سلطنت کی مشکلات کے علاوہ اس کے متعلق تعلیمی مشکلات سے بھی بفضلہ تعالےٰ واقف ہے قرآن مجید عربی زبان میں ہے اس کے سمجھنے کے لئے عربی صرف و نحو کی مشکلات اور اوس کی تعلیمات کیلئے بہت عرصہ درکار ہے پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہر ایک لڑکا اور لڑکی اسکا متحمل ہو سکے بیشک تعلیمی مشکل ہے مگر یہ مشکلات اوسی صورت میں ہے کہ تعلیم کو ہم پرانے نقشہ پر رکھیں۔ لیکن جس صورت میں ہم تعلیم کو بھی آسان طریق پہ چلاویں تو

AsliAhleSunnet.com

چلا سکتے ہیں۔

عالیجاہا! میں سچ کہتا ہوں۔ کہ وکفی باللہ شہیدا۔ اسوقت میرے دل میں اخلاص ایسا موجزن ہے کہ قریب ہے کہ میرے قلم سے نکل جائے کہ حضور اس قانون کو پاس کریں۔ اس کی انجام دہی یا راہنمائی کے لئے خاکسار اپنی خدمات پیش کر سکتا ہے۔

صرف ونحو میں میرا ایک رسالہ ہے۔ جسکا نام ہے ادب العرب جسکو پڑھ کر ایک ہوشیار لڑکا دو مہینوں میں اسقدر صرف ونحو جان سکتا ہے۔ جس سے قرآن مجید میں صیغہ اور ترکیب شناسی ہو سکے۔ یہی رسالہ یا اسی نوع کا دوسرا رسالہ فارسی میں ہو سکتا ہے۔ غرض کہ سے

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

التماس بعز زہمعصر سراج الاخبار

کابل سے امید ہے۔ کہ میری اس مخلصانہ گذارش کو اپنے گرامی قدر جریدہ کی وساطت سے بندگان عالی کے سمع مبارک تک پہونچا کر شریک ثواب ہونگے۔

خادم عتبہ علیا
ابوالوفا ثناء اللہ اڈیٹر اہلحدیث
امرتسر

دو معترضوں کا جواب

مولانا ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اہلحدیث مورخہ ۱۵ مارچ صـ۱۱ میں زیر سرخی (ایک گذارش خاص) ایک تحریر چھپی ہے۔ جس میں سیدی مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے مضمون وعظ پر دو بنگالیوں نے چہ میگوئیاں کی ہیں خبیب رضی اللہ عنہ کے قصہ پر اعتراض کیا ہے کہ ان کو سولی دینا اور لاش لانے کے لئے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا دو آدمیوں کو بھیجنا اور زمین کا پھٹنا اور لاش کا سمانا کہیں نہیں ہے۔ پھر لکھا ہے "آجکل کے علماء اہلحدیث بھی موضوعات کہ جن کا کہیں نام ونشان نہیں مان لیا کرتے ہیں" پھر لکھتا ہے "اپنے کو عامل بالحدیث کہنا زبانی جمع خرچ ہے" بنگالیوں سے ایسے اعتراض تو بعید نہیں ہیں کیونکہ حکمت چین و حجت بنگالہ مثل مشہور ہے۔ مگر جس عنوان سے اس نے لکھا ہے اسپر یہی شعر یاد آتا ہے سے

با من از جہل مقابل شدہ تا منفعلی
کہ گرش ہیچ کنم میشود ش منع عظیم
او ربنگالیوا خدا سے ڈرو اور نہیں تو خلق سے شرم

کرو دیکھو عن الضحاک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم ارسل المقداد والزبیر فی انزال خبیب من خشبۃ فوصلا الی التنعیم فوجدا حولہ اربعین رجلا نشاوی فانزلاہ فحملہ الزبیر علی فرسہ وھو رطب لم یتغیر منہ شیء فنذر بھم المشرکون فلما لحقوھم قذفہ الزبیر فابتلعتہ الارض فسمی بلیع الارض۔ ۱۲

(اصابہ حافظ ابن حجر صـ۸۶۲)

راقم محمد یحیٰے از مقام رکسیا۔

مناجات باری تعالےٰ

ہر جا پہ چھا رہا ہے عالم میں نور تیرا
ہے ہر گل و چمن میں یارب ظہور تیرا
تو ہے کریم مولا سب پر ہے رحم تیرا
سب قرب وبعد تیرے نزدیک دور تیرا
مجھکو ہے دوجہاں میں امداد تیری کافی
ہے آرزو کہ ہووے قرب وحضور تیرا
ہم عاصیوں کو تیری امید مغفرت ہے
ہر لحظہ آسرا ہے رب غفور تیرا
تیری رضا میں شاہ کیا چیز ہیں ملائک
ہیں جن وانس تیرے وحش وطیور تیرا
مصنوع ہیں یہ تیرے سب کا ہے تو ہی صانع
ہر چیز سے ہو واقف بہتر شعور تیرا
ہے برق معصیت سے نالاں حبیب در پر
اب چاہتا ہے اسکو لطف وفور تیرا

راقم محمد حبیب الرحمٰن کفاہ المنان حسین پوری۔

تقابل ثلاثہ

کے توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت۔ قیمت مع محصول ڈاک عمر مینیجر

ثنا دی بیوگان وریفارم۔ ایک قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱/ منیجر

جلسہ اسلام پور کے بعد کا سفر

جلسہ اسلام پور سے فارغ ہوئے تو بھرتیت والوں کا تقاضا ہوا کہ ہمارے ہاں بھی جلسہ ہے۔ تشریف لے چلئے۔

بھرتیت ایک بستی ہے اسلام پور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر اس کا جغرافیہ بالکل سری نگر (کشمیر) کی طرح ہے جس بچیس میل مربع سطح زمین ہے چاروں گرد خشک پہاڑیوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں کئی ایک قومیں بستی ہیں۔ سنتال لوگ بہت زیادہ ہیں جو ہندوؤں میں ایک اچھوت (نیچ) قوم ہے۔ مسلمان کپڑا بننے والے ہیں جن کو یہاں کے محاورے میں مومن کہتے ہیں۔ مومنوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ ان میں مذہبی خیالات سے دو گروہ ہیں۔ جو لوگ معمولی رسمیات (تعزیہ وغیرہ) کے پابند ہیں اون کو بائیسی کہتے ہیں اور جو لوگ ان رسوم کے پابند نہیں یا دوسرے لفظوں میں اہلحدیث ہیں اون کو **اسلام** کہتے ہیں۔ ان اسلام والوں نے بسرپرستی سردار اسلام پور ایک مدرسہ بھی جاری کر رکھا ہے انہی لوگوں کا جلسہ تھا۔ مگر جلسہ کیا تھا۔ ان لوگوں کے اخلاص قلبی کا اظہار تھا۔ جنگل بیابان ہے مگر انتظام ایسا کہ ہمارے ملک کی مشہور انجمن حمایت اسلام بھی اس کے مقابلہ میں شرمائے۔ سیکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں سامعین آئے۔ جن کے کھانے کے لئے ہوٹل بنایا تھا۔ ہوٹل کیا تھا۔ بانس اور گھاس کی ٹٹیاں جنگل میں کھڑی کر کے ایک قطعہ زمین گھیر رکھا تھا اوسی کا نام ہوٹل تھا۔ وہاں جماعتوں کو جو وعظ سننے آئے تھے کھانا ملتا تھا۔ اسلام پور سے جب علماء کی سواری چلی ہے تو وہ ایک نقشہ قابل دید تھا۔ گویا ایک فوجی دستہ ہے جس میں حسب مراتب سپاہی اور افسر سوار ہیں۔ علماء کے لئے پالکی سواری تھی جو کہار اٹھا کر لئے جاتے تھے۔ اردگرد گھوڑ سوار تھے۔ کچھ بیل گاڑیاں بھی تھیں جو اسباب وغیرہ لئے ہوئے تھیں۔ چونکہ رات کا سفر تھا اس لئے بوجہ نیند نہ آنے کے تکلیف تو بہت ہوئی۔ مگر ان لوگوں کے اخلاص اور محبت کو دیکھ کر سب تکلیفات دور ہو گئیں۔ اللہ رے اللہ دینی محبت بھی کیا ہی عجیب چیز ہے۔ نہ دیدہ نہ شنیدہ مگر محبت اور خلوص کا یہ حال ہے کہ علماء کرام پر مثل پروانوں کے نثار ہوتے ہیں۔ مجھے اس موقع پر انصار مدینہ کی محبت کا اندازہ ہوتا تھا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

خیر جلسہ ہوا۔ جلسہ میں سنتال لوگ (ہندو) بھی بکثرت شریک تھے۔ جلسہ کیا تھا بہت بڑا مجمع تھا۔ مولوی سفیر الدین صاحب مولوی ابراہیم صاحب داناپوری۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی۔ مولوی ابو المعالی محمد علی صاحب۔ دیگر علماء اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خاکسار اس سفر میں اپنا مقصد زندگی نہیں بھولا کہ مسلمانوں کو کذب سے توبہ کرا کر باقاعدہ انجمن صادقین میں داخل کیا جائے۔ چنانچہ جلسہ اسلام پور میں ہزارہا لوگوں سے وعدے لئے کہ ہم کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے اور اس جلسہ میں بھی ترک کذب پر پختہ وعدہ لیا۔

اس جگہ سے قریباً ۲۵ میل ایک بستی ادیت پور ہے۔ جہاں ایک صاحب مولوی لعل محمد ہیں اونہوں نے ایک چھوٹا سا مدرسہ جاری کر رکھا ہے۔ انہوں نے بھی علماء کرام کو جلسہ کی دعوت دے رکھی تھی چنانچہ ہم تین اصحاب (مولوی نور محمد۔ مولوی ابو القاسم اور خاکسار) کچھ بذریعہ پالکی اور کچھ بذریعہ ریل اور کچھ بذریعہ بیل گاڑی بستی مذکور میں پہنچے۔ یہ جلسہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق اچھا تھا۔ اس جلسہ میں اور بنگالی علماء بھی شریک تھے۔ سب نے حسب مراتب تقریریں کیں۔ خاکسار نے یہاں بھی مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا نقشہ بتلا کر ترک کذب پر وعدے لئے۔ خدا ان لوگوں کی مدد کرے۔ مولوی لعل محمد صاحب ایک پر جوش اور ان تھک آدمی ہیں بڑے متواضع مہمان نواز۔ خدا ان کے نیک ارادوں میں برکت بخشے۔ بقول ذوق کہ رسیدم آسماں پیداست کہ جہاں گئے مسلمانوں میں کچھ نہ کچھ شکر رنجی پائی بحمد اللہ جہاں تک قدرت تھی مصالحت کرائی گئی۔ خدا کرے ہماری امرتسری مصالحت کی طرح نہو۔ بلکہ پائدار مصالحت ہو۔ امرتسری مصالحت کے ذکر پر ناظرین چونکے ہونگے کہ یہ کیا قصہ ہے۔ میں اس قصہ کو طویل بیان کر کے اپنا اور ناظرین اہلحدیث کا دل دکھانا نہیں چاہتا۔ بلکہ مختصر مگر صاف لفظوں میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں ملکر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جبتک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ۔ اوس سے ملنا جائز نہیں۔ اس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اس دفعہ بھی ۲۔۳ مارچ کو انجمن اہلحدیث امرتسر کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی اور مولانا حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی وغیرہ بھی شریک تھے۔ ان حضرات مخالفین سے اور تو کوئی مدد نہ ہو سکی جھٹ سے ایک ہاتھی کے کان جتنا مخالفت کا اشتہار دیدیا حالانکہ ابھی کل کا ذکر ہے کہ فروری ۱۹۱۲ء میں مصالحت ہوئی جس کا اثر یہ ہوا تھا

شہادۃ القرآن حصہ اول

مصنفہ خاکسار ابراہیم سیالکوٹی {قیمت فی جلد ۱۲؍ محصولڈاک علاوہ}

جس کے لئے مدت سے شائقین انتظار میں تھے خدا کے فضل سے **دوبارہ** طبع ہوگیا ہے۔ اس کتاب نے مرزائی جماعت میں ایسی ہلچل ڈالدی اور اون کو ایسا حیران کردیا کہ مرزا صاحب کو زندگی بھر اس کے جواب کی جرأت نہ پڑی تھی۔ کیونکہ اس میں قرآن مجید کی ۹ آیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع سماوی نہایت عالمانہ طریق پر ثابت کی گئی ہے۔ مشکل عبارات کو سہل کردیا ہے اور عربی عبارات کا بالمقابل اردو ترجمہ کردیا ہے جس سے طبع اول کی نسبت کتاب کا حجم بہت بڑھ گیا ہے۔ شائقین جلد خریداری کی درخواستیں بھیجیں۔ ورنہ طبع ثالث کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۲؍ شہادۃ القرآن کا حصہ دوم بھی موجود ہے جس میں مرزا صاحب کی پیش کردہ آیات کا جواب ہے۔ قیمت حصہ دوم ۸؍ ملنے کا پتہ:۔ شہر سیالکوٹ۔ دفتر الہادی۔ خاکسار ابراہیم سیالکوٹی

AsliAhleSunnet.com

کہ حافظ عنایت اللہ صاحب مختار کے ہاں سب نے ملکر دعوت کھائی۔ اوس سے بعد خدا جانے کیا امر پیدا ہوا کہ جھٹ سے مصالحت توڑ دی گئی یہی حال مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کا ہے۔ اور یہی کیفیت ہمارے آنریبل مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کی ہے جن کو انہی وجوہات اور کیفیات کی وجہ سے لاٹ مولوی کہا جاتا ہے۔ انا للہ۔ میں حیران ہوں کہ یہ حضرات کب تک غیروں کو تماشہ دکھائیں گے۔ میں آج سے پیشتر بذریعہ اشتہار اور آج بذریعہ اخبار ان کی اور ان کے دوستوں اور مخلصوں کی خدمت میں نہایت منت سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرات قوم کے حال پر رحم فرمائیں اور اس آئے دن کی نزاع کو ترک کریں۔ اگر ان کو واقعی کچھ مذہبی رنجش ہے تو اس کا آسان طریق یہ ہے کہ کسی صاحب کو منصف مقرر کریں جو فیصلہ کرے کہ بعد مصالحت مذکورہ کس نے مصالحت کو توڑا۔ کس نے عہد شکنی کی۔ جس کی طرف سے عہد شکنی ثابت ہو تمام اخراجات منصفی اوسی کے ذمہ ہوں۔ ایک صاحب کو منصف کریں یا کئی ایک کو۔ مجھے اس میں اعتراض نہیں مگر منصف ہو تو مسلم الطرفین ہو۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ ان جلسوں سے فارغ ہو کر ۳۰ مارچ کو ڈیرہ دون پہونچا۔ جہاں مدرسہ تجوید القرآن کا جلسہ تھا۔ ڈیرہ دون میں مدرسہ تجوید القرآن کا سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ مارچ کو معمولی رونق سے ہوا۔ فقط۔

طرابلس الغرب میں عظیم الشان اسلامی فتوحات

(خاص اہلحدیث کیلئے ضمیمہ المؤید مورخہ ۱۳ و ۱۷ مارچ سے ترجمہ کیا گیا)

(۱) المؤید کو میدان جنگ سے بذریعہ تار خبر پہونچی ہے کہ ۱۱ مارچ دوشنبہ کے روز طبروق میں ادہم پاشا کی ماتحتی میں عظیم الشان معرکہ ہوا۔ جس میں دو ہزار اطالی مقتول ہوئے اور دو ہزار مجروح ہوئے۔ اس کے مقابلہ پر مسلمان ۱۶ شہید اور ۶ مجروح ہوئے۔ مسلمانوں نے بیشمار غنیمت اس معرکہ میں حاصل کی۔

(۲) المؤید کے نام خاص تار اوس کے نامہ نگار محمود نے درنہ سے حسب ذیل ارسال کیا۔ کہ ۵ فروری کو انور بک کی ماتحتی میں درنہ میں جنگ ہوئی جس میں اطالیوں کے بارہ سو مقتول و مجروح ہوئے۔ مسلمانوں کو بہت سامان غنیمت ملا جس میں بہت سی بندوقیں۔ چھ نال کے تمنچے۔ گولوں کے صندوق۔ کارتوس۔ آلات استحکامات۔ دوربینیں جنگی۔ کاغذات۔ دستخطیات شامل تھیں۔ اس معرکہ کا عجیب واقعہ یہ ہے کہ ایک پندرہ سالہ عرب نہتا میدان جنگ میں آ داخل ہوا۔ اور اوس نے ایک مقتول اطالی کی بندوق سے چار اطالین کپتانوں کو قتل کیا۔ اور ان کے اسباب لے لئے۔ ہمارا نقصان بیس شہید اور ساٹھ مجروحین تک ہوا۔ جن میں سے دو عورتیں تھیں۔ ایک اپنے بیمار بیٹے کے عوض میں جنگ کرتی تھی۔ ایک بلند آواز سے شجاعت کے گیت گاتی تھی اور مجاہدوں کے لئے پانی مہیا کرتی تھی۔ یہ لڑائی گیارہ گھنٹے تک ہوتی رہی

(۳) تبوق سے ۱۷ مارچ کو المؤید کے نام خاص تار آیا کہ:-

۶ مارچ کو درنہ میں اطالیوں نے ۸ جنگی پلٹنوں سے ناگہان عثمانی نگہبان آدمیوں پر حملہ کر دیا۔ لڑائی فجر سے شروع ہو گئی اور یہ خبر انور بک کو پہنچی تو انہوں نے المانی کپتانوں کو ساتھ لیکر حملہ کر دیا۔ اور بڑے زور سے لڑائی غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ بعد تک ہوتی رہی۔ یعنی چودہ گھنٹہ تک جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں موٹروں کے بازار میں جانیں بڑی ارزاں فروخت ہو رہی تھیں اور اطالیوں کی ہزیمت سے نتیجہ ظاہر ہو گیا۔ جو آٹھ سو مقتول چھوڑ کر بھاگے۔ اور عثمانی لشکر نے تین سو بندوقیں اور بہت سے ذخائر اور گولوں سے بھرے ہوئے چند صندوق اور بہت سے قیدی جن میں ایک بڑا کپتان تھا غنیمت میں حاصل کئے۔ پچاس عرب شہید اور ایک سو مجروح ہوئے۔ شہدا میں ایک گولہ انداز توپچی توپ چلانے میں بڑا ہوشیار تھا۔ جسے انور بک نے اسکی وفات کے بعد بوسہ دیا۔ پھر اس کی جگہ ایک انگریزی کپتان مسٹر محمد عثمان نامی توپ چلانے پر کھڑا ہوا۔ اور اس معرکہ کے بعد شیخ سنوسی نے قبیلہ براعصہ کے تین ہزار آدمی بھیجے۔

(۴) تازہ تار سے ۱۸ مارچ دوشنبہ کو طبروق میں کی جانب سے توپوں کی آوازیں صبح سے شام تک آتی رہیں۔ اور عثمانیوں اور اطالیوں کے درمیان ایک شدید معرکہ لڑائی ہوا۔ آخرکار بڑی خونریز شکست دینے کے بعد اطالوی اپنے لشکر کی طرف بھاگ گئے اور سینکڑوں مقتول میدان میں اور مجروح اس سے بھی زیادہ چھوڑ کر بھاگے۔ ان مجروحین سے کئی ٹانگیں کٹ گئیں۔ بیس عرب شہید اور تیس مجروح ہوئے۔ ہم نے بہت سے ذخائر اور ہتھیار غنیمت میں حاصل کئے۔ اور پچاس بندوقیں عثمانیوں نے اور چند قیدی حاصل کئے۔

امرتسر میں اروڑ بنس کانفرنس

امرتسر میں ۳۰-۳۱ مارچ کو اروڑ بنس کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ اسلامی اخبارات کے اڈیٹروں کو شمولیت کا موقع نہیں دیا گیا لیکن افواہ سنا ہے کہ شادی بیوگان کی تحریک ہوئی۔ آخر بڑی سخت مخالفت ہوئی اور یہ تجویز پاس نہ ہو سکی۔ آریہ سماج امرتسر بھی اسکا بہی لیکچر دے رہی ہے لیکن در اصل سوامی دیانند جی شادی بیوگان کے مخالف ہیں۔ مفصل کیلئے دیکھو ہمارا رسالہ شادی بیوگان اور نیوگ، قیمت ۱؍

مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

۱۰ اپریل کو بارادہ سفر حج نفلی رنگون احباب کے ساتھ جانے والے ہیں۔ خدا کرے مولوی صاحب کا یہ سفر ملتوی ہو جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں رہکر آپ کی اسلامی خدمات کا اجر حج نفلی کی نسبت بہت بڑا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کی بہت سی ضرورتیں آپ سے وابستہ ہیں آپکے احباب اور بوڑھے والدین کو آپ کی جدائی شاق گذرے گی۔

اگر مولوی صاحب کا یہ سفر ملتوی نہ ہو سکے تو ہماری طرف سے دعا ہے کہ ے

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

القرآن العظیم

قرآن شریف کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱؍ منیجر

AsliAhleSunnet.com

انتخابُ الاخبار

غریب فنڈ میں آمد محمد ادریس خان صاحب لودی سکرٹری انجمن اہلحدیث دکھنچ لودیہ بدایون (کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو آپ نے اس خوشی میں غریب فنڈ اخبار اہلحدیث ومفلس فنڈ اخبار سلمان کے لئے مبلغ صمہ ؍ بھیجے جن میں سے غریب فنڈ کے لئے) عہ ؍ (لئے گئے باقی عہ ؍ مفلس فنڈ میں جمع کئے گئے)

مولوی محمد داؤد صاحب مولوی فاضل مختار قصور ۸ ؍ عبدالغفور طالب علم مسجد حاجی علی جان صاحب دہلی (سائل ٹ) عہ ؍

امیرالدین محمد ابراہیم مدرسہ محصلہ ضلع کلکاسہ (سائل ۲۸) عہ ۔ حافظ شہاب الدین طالب علم پنجابی مدرسہ دارالعلوم شہر سہارن پور (سائل نمبر ۳۱) عبصہ ؍ ۸

بقایا سابقہ للعہ ؍ جملہ عہ ؍ ۱۳ تینوں سائلوں کے نام تین اخبار سال بھر کے لئے جاری کئے گئے اور مبلغ عہ ؍ تینوں اخبارات کی قیمت وضع کی تو للعہ ؍ باقی بچے

جنگ اٹلی و ٹرکی

شیران عرب میدان جنگ کی تار برقی کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ ۳ ؍ مارچ کی صبح کو عربوں اور ترکوں نے ان ٹیلوں میں جو درنہ کے قلعوں کے آس پاس ہیں گھسکر اطالیوں کا محاصرہ کرنا چاہا۔ مگر اطالیوں کی امداد آپہونچی اور وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے امداد کے پہونچتے ہی عرب اور ترک واپس ہو گئے۔ مگر امداد پہونچنے سے پیشتر مجاہدین ۱۵۰۔ اطالیوں کی جانیں لے چکے تھے (اللواء)

اطالین سپہ سالار کی موت ۴ ؍ مارچ کے میدان جنگ سے پایا جاتا ہے کہ اطالین سپہ سالار اعظم بنام ادبری یکایک فوت ہو گیا ہے (اللواء)

دولت علیہ آستانہ کے تار برقی کے ذریعہ اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ دولت علیہ نے مجلس وزرا کے منعقد ہونے کے بعد سرکاری طور پر اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ وہ آئندہ دول عظمیٰ میں سے کسی دولت کی ایسی وساطت کو ہرگز قبول نہ کرے گی جس سے طرابلس الغرب میں اٹلی کے حقوق کا اعتراف پایا جاتا ہے۔ حکومت عثمانیہ جیسی زبردست سلطنت سے امید تھی کہ وہ فرض ادا کرے گی۔ (اللواء)

اطالیوں کو شکست ۲۰ ؍ فروری کو میدان جنگ سے آستانہ میں جو تار موصول ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ محافظ اور آہنی پیادہ پلٹنوں میں سے پچاس سپاہی چالیس کیلومٹر کی مسافت پر دشمن کے مورچوں کے قریب گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ موقعہ پا کر اطالین سپاہ کے دس سپاہیوں اور اس سپاہ کے افسر کو قتل کر ڈالا۔ دشمن کی پچھلی پیادہ پلٹنوں کے بہت سے آدمی تہ تیغ کر ڈالے۔ ہماری سپاہ کا کوئی قابل ذکر نقصان نہیں ہوا۔ (المؤید)

شام شام کے صوبجات کے خطوط اور تاروں سے پتہ چلتا ہے کہ بیروت لبنان اور دمشق میں اب امن قائم ہو گیا ہے اور یہ کہ حازم بک گورنر بیروت نے اس معاملہ میں نہایت ہوشیاری اور بیدارمغزی سے کام لیا ہے۔ ایسے ہی دمشق میں ناظم پاشا اور لبنانی سا کر کے سپہ سالار آنریبل ملحم بک نے بھی اعلےٰ درجہ کی اولوالعزمی اور عالی ظرفی دکھائی۔ ہم ان رجال حکومت کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے ولایات شام میں امن قائم کرنے میں سرگرمی دکھائی ہے۔ (المؤید)

حملہ بیروت کی خبریں پیریس کی پچھلی ڈاک سے اطلاع ملی ہے کہ فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے فرانس کے سفیر مقیم روما کو لکھا ہے کہ وہ حملہ بیروت کے بارہ میں حکومت اٹلی سے گفت و شنید کرے کہ کس بنا پر بیروت پر گولہ باری کی گئی

بیروت سے اطلاع ملی ہے کہ اس حادثہ میں جو مسلمان شہید ہوئے ہیں ان کے جنازہ میں خلقت کا وہ ہجوم تھا جس کی نظیر پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ گولہ باری کے وقت بیروت کے باشندوں نے میگزین سے جو ہتھیار لئے تھے۔ وہ واپس کر دیئے گئے ہیں۔ مقتول باشندوں اور بحری سپاہیوں کی تعداد ۹۵ نفوس تک ثابت ہوئی ہے زخمیوں کی صحیح تعداد تو معلوم نہیں مگر سو سے اوپر ہے۔

ایک یورپین اخبار مظہر ہے کہ بیروت پر گولہ باری کرنے کے وقت جو شہر کے مقامات میں گولے گرے ہیں۔ ان کی تعداد بارہ تک ہے یہ بہت بڑے گولے تھے۔ چند شفاخانوں کا بھی ان سے نقصان ہوا۔ (اللواء)

مصالحت حال میں فرانسیسی تار کمپنی نے اس مضمون کا تار شائع کیا ہے کہ حکومت فرانس و دول یورپ کی ان تحریکات میں حصہ لینے پر تیار ہے جو وہ دو جنگجو سلطنتوں کو نقطہ مصالحت پر لانے میں عمل میں لائیے گی۔ (المؤید)

بیروت کی خبریں باشندگان بیروت نے فوجی محکمہ کو جو بندوقیں واپس کی ہیں ان کی تعداد سات سو تک ہے۔

اطالیوں نے بیروت پر گولہ باری کرتے ہوئے جو عثمانی بنک کی عمارت پر تین گولے پھینکے ہیں جس سے اس کا کچھ حصہ گر بھی گیا ہے۔ اس کے خلاف عنقریب بنک موصوف کا مالک مقدمہ دائر کریگا۔ یہ تینوں گولے محفوظ پڑے ہیں۔ ان سے جو نقصان ہوا ہے اسکا اندازہ لگانے کے لئے ایک انجینیر بلایا گیا ہے۔

یانیہ کے گورنر نے بیروت کے اخبار بنام "اتحاد عثمانی" کو تار روانہ کیا ہے۔ جس میں بیروت پر اطالیوں کی گولہ باری کرنے کے بارہ میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے باشندگان بیروت سے ہمدردی ظاہر کی گئی ہے۔

وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے گورنر بیروت کو اس مضمون کا تار روانہ کیا ہے کہ اطالیوں کی بیروت پر گولہ باری کے موقعہ پر جو اس نے عالی حوصلگی اور بیدارمغزی سے کام لیا ہے۔ حکومت عثمانیہ اس پر شکریہ ادا کرتی ہے۔ (اللواء)

حکومت فرانس روما کا ایک تار مظہر ہے کہ حکومت فرانس نے اپنے سفیر مقیم روما کے نام حکم بھیجا ہے کہ وہ حکومت اٹلی سے حادثہ بیروت کے وجوہات دریافت کرے اور نیز شام میں جو فرانس کے مصالح ہیں ان کی طرف ان کی توجہ مبذول کرے۔ (المؤید)

جنازہ غائب ۔ میرے بہنوئی مولوی شاکر صاحب نے عظیم آباد میں انتقال کیا۔ انا للہ۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں۔ خریدار ۲۴۴۷

جنازہ غائب حاجی عبدالرزاق ساکن دیکا ضلع پیلی بھیت جو مولوی محمد صاحب کے حقیقی چچا تھے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین مرحوم کے لئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔

عاجز حبیب الرحمان ابن حاجی عبدالرزاق مرحوم

AsliAhleSunnet.com

رپورٹ واعظان اہل حدیث کانفرنس

مولوی اسمٰعیل صاحب

۱۹، صفر یوم جمعہ مطابق ۹ر فروری کو مقام پریاں میں وعظ ہوا اور ۲۰ صفر کو یوم شنبہ کو مقام بجھیڑلی گیا وہاں پر صرف تین شخصوں کو نمازی پایا۔ محمد حسن کے مکان پر وعظ ہوا۔ قریب پچیس آدمی کے جمع ہوئے اور چند عورتیں۔ اور ۲۱ صفر کو مکان سے روانہ ہوا۔ ۲۲ صفر کو مقام ڈروہ پہونچا۔ وعظ ہوا قریب بارہ آدمی کے وعظ میں شریک ہوئے اور لوگ مرد عورتیں محرم کے چالیسواں کرنے میں شریک تھے اور ۲۳ صفر کو وہاں سے مقام بابوگنج گیا وہاں پندرہ سولہ اہلحدیث اور باقی سب حنفی المذہب۔ ۲۳ صفر کو بر مکان ڈاکٹر نعمت اللہ صاحب وعظ ہوا قریب تیس آدمی کے شریک ہوئے اور ۲۴ صفر کو پھر وہیں وعظ ہوا اور ۲۵ صفر کو بابوگنج سے مقام جنتھوارہ گیا شب کو منشی علی محمد صاحب کے مکان پر وعظ ہوا۔ چھ سات مرد اور کچھ عورتیں تھیں یہ لوگ بھی اچھے خیال کے ہیں اور ۲۶ صفر کو وہاں سے چلکر پھر بابوگنج واپس آیا جمعہ پڑھنے کے لئے جمعہ میں قریب چار سو آدمی کے تھے بعد نماز جمعہ وعظ ہوا بہت سے لوگ بعد نماز اٹھ کر اپنے کام کرنے کے لئے چلے گئے قریب پچاس آدمی کے باقی رہے کرایہ سفر اسٹیشن بھدری سے رگھیا تک ۱ر اور مقام کنڈہ سے ڈروہ تک کرایہ اونٹ گاڑی ۴ر اور ڈروہ سے بابوگنج کرایہ یکہ ۴ر اور واپسی کرایہ یکہ ۴ر اور واپسی کرایہ اونٹ گاڑی ۳ر ۳ پائی میزان کل عہ ۳ پائی ۲۸ صفر کو دوبارہ مقام بجھیڑلی جانا پڑا۔ ۲۹ صفر کو پریاں واپس آیا۔ اور ۲ ربیع الاول یوم چہارشنبہ کو مقام بہادرپور گیا خدابخش کے مکان پر وعظ ہوا۔ ۳ ربیع الاول موضع کیمہ گیا نعمت خان کے مکان پر وعظ ہوا۔ ۴ ربیع الاول کو کیمہ سے پریاں واپس آیا جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے۔ اور جامع مسجد میں وعظ ہوا۔ ۵ ربیع الاول کو مقام خانجہانپور ضلع الہ آباد گیا بر مکان نبی الدین صاحب وعظ ہوا۔ ۶ ربیع الاول کو پورہ محمد حسین گیا جلال الدین کے مکان پر وعظ ہوا۔ ۸ ربیع الاول کو مقام کرڈہ گیا۔ فقیر بخش کے مکان پر وعظ ہوا۔

۱۰ ربیع الاول کو باصرار محمد شفیع صاحب دوبارہ مقام خانجہانپور جانا پڑا اور محمد شفیع کے مکان پر وعظ ہوا ۱۲ ربیع الاول دورہ ضلع الہ آباد۔ ۱۲ ربیع الاول یوم شنبہ کو مقام برونڈ بمکان محمد باقر صاحب وعظ ہوا۔ ۱۳ ربیع الاول یوم یکشنبہ کو ضلع الہ آباد مقام عالم چند پہونچا۔ شب کو کچھ نصیحت کیا۔ ۱۴ ربیع الاول کو وہاں سے مقام لہرا گیا ناظم حسن صاحب کے مکان پر وعظ ہوا ۱۵ تاریخ کو لہرا سے کولکھا گیا وہاں پر صرف ایک اہلحدیث ہیں۔ کولکھا سے مقام ہتھوہ چلا گیا ۱۶ ربیع الاول شب کو عبدالقیوم کے مکان پر وعظ ہوا۔ پھر مئو آئمہ چلا گیا اور ۱۸ تاریخ یوم جمعہ کو وعظ ہوا۔ اور حافظ عبدالشکور صاحب نے عہ چندہ کانفرنس میں دیا۔ اور پریاں از راہ نگرپور میں شیخ محمد یعقوب صاحب نے ۸ چندہ دیا اور کریم خان صاحب نے عہ چندہ دیا اور ڈاکٹر نعمت اللہ صاحب نے مقام بابوگنج سے عہ چندہ دیا۔ میزان کل سے خرچ و کرایہ سفر ۱۳ ربیع الاول کو کرایہ کشتی و یکہ ۳/ ۶ پائی از الہ آباد تا مئو آئمہ کرایہ ریل گاڑی ۴ر ۲ پائی۔ میزان کل عہ ۶ پائی۔

۱۹ ربیع الاول یوم شنبہ کو مئو آئمہ سے روانہ ہوکر لالگوپال گنج آیا۔ اور ۲۰ تاریخ کو مکان پہونچا۔ ۲۵ کو مقام پریاں میں جامع مسجد میں وعظ ہوا۔ اور ۲۶ تاریخ کو مقام مہیو گیا۔ بر مکان وزیر خان وعظ ہوا۔ اور بموجب حکم سید عبدالسلام صاحب کہ اپنے علاقہ میں دورہ کرو اس وجہ سے دوسری جگہ دورہ نہیں گیا۔

مولوی عبدالحکیم صاحب

۶ مارچ ۱۹۱۲ء تا ۱۱ مارچ ۱۹۱۲ء بوجہ تعطیلات تہوار قصبہ حبیب پور ضلع بلند شہر قیام رہا بعد ازیں ۱۲ مارچ کو بنگلہ کانپور کو روانہ ہوگیا۔

۱۲ مارچ تا ۱۵ مارچ ۱۹۱۲ء بنگلہ کانپور قیام رہا اور ابراہیم خان نمبردار کے مکان پر عورتیں جمع کراکر وعظ سنایا

عبدالحکیم واعظ کانفرنس اہلحدیث

مولوی نور محمد صاحب

کمشنری آپ صاحبوں سے رخصت ہوکر ۲ مارچ ۱۹۱۲ء کو شہر پٹیالہ پہونچا حاجی ابراہیم صاحب کے مکان پر قیام رکھا ۴ مارچ تک اسی جگہ رہا یہاں پر قرآن و حدیث کا وعظ کرتا رہا۔ یہاں سے ۴ مارچ شام کو رخصت ہوکر سرہند بستی سے ہوتا ہوا ۵ مارچ کو موضع منیلا پہونچا یہاں پر شام کو وعظ و نصیحت کی گئی۔ ۷ مارچ کو رخصت ہوکر موضع چڈیالہ علاقہ ریاست پٹیالہ پہنچا دیہہ مذکور میں تمام مسلمان آباد ہیں مگر افسوس کہ نمازی صرف دو شخص ہیں۔ یہاں پر مناسب جانکر دو روز قیام رکھا گیا لوگوں کو وعظ و نصیحت کیگئی نماز کی طرف زیادہ توجہ دلائی گئی الحمد للہ کہ جسکا اثر ہوا۔ چنانچہ دو سے دس تک نمازیوں کی تعداد اب ہوگئی آئندہ خدا کے اختیار میں ہے۔

۹ مارچ ۱۹۱۲ء کو موضع چڈیالہ سے رخصت ہوکر موضع بستی گوجراں ڈاک خانہ کھمانوں علاقہ ریاست پٹیالہ پہونچا۔ یہاں پر لوگوں کو وعظ و نصیحت کی گئی اعتقاد اکثر لوگوں کا اچھا ہے مگر نماز میں بہت سست بلکہ تمام گاؤں میں جس کی آبادی تخمیناً پانچ سو کی ہے اس میں چار سو کے قریب مسلمان لوگ ہیں کل نمازی دس ہیں نماز کی طرف بہت ترغیب دیگئی بے نمازوں کے لئے جو وعید ہیں سنائے گئے سردست کئی شخص نماز پڑھنے لگ گئے دوم اسی جگہ قیام رہا ایک روپیہ بھی عطا ہوا۔ ۹ و ۱۰ مارچ تک اسی جگہ رہا یہاں سے گیارہ مارچ کو رخصت ہوکر موضع سلیمان شکوہ ڈاک خانہ بیلہ علاقہ روپڑ پہونچا۔ افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اہل اسلام کی دینی حالت بہت نازک قابل رحم ہے موضع مذکور میں کل پانچ نمازی ہیں۔ نماز کی بہت ہدایت کی گئی۔ اس گاؤں میں مسجد نہیں ہے مسجد بنانے کے لئے بھی ترغیب دیگئی مردمان دیہہ نے مسجد بنانے کے لئے اقرار کیا۔ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء کو یہاں سے رخصت ہوکر موضع ہیڈوں عقیل سمرالہ پہونچا۔ ان کو نماز کے لئے بہت سمجھایا گیا عقاید کی درستی پر بھی مناسب سمجھکر بہت زور دیا گیا۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء کو یہاں سے رخصت ہوکر موضع کوٹلہ علاقہ موزندہ پہونچا اس گاؤں میں قوم گوجر مسلمان آباد ہیں مسجد بھی ہے مگر نماز کے پابند صرف تین شخص ہیں۔ یہ لوگ وعظ سننے کے بھی شائق نہیں وعظ میں بہت تھوڑے لوگ شامل ہوئے رب العالمین ہدایت کرے۔

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب مولانا ابو سلیم محمد عبد الرحیم صاحب جلیبوی مصنف النبیہ البارزہ لکھتے ہیں کہ مجھ کو تجربہ ہوا ہے بجناب من السلام علیکم و رحمۃ اللہ گذشتہ ایک چھٹانک مومیائی جو بتوسط مولانا الکرم ابو الوفا ثناء اللہ صاحب محدث فاضل امرتسری منگائی تھی بہت اچھی تھی۔ دماغ کو طاقت بخشتی اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ میرے احباب مجاوی فیض بخش صاحب پرسنل اسسٹنٹ حکیم سید کریم اللطیف صاحب گورنمنٹ پنشنر اور منشی حبیب الرحمن صاحب پوسٹ ماسٹر کے نام ایک ایک چھٹانک ارسال فرمایا جائے۔ جناب حکیم شیخ حمید صاحب شملہ سے تحریر فرماتے ہیں السلام علیکم و رحمۃ اللہ ایک بچہ تھا شیخ اسمعیل دمہ کھانسی سے بہت حیران تھا۔ غریب زندگی سے تنگ آ گیا تھا۔ دمہ و کھانسی کی شدت سے ہمیشہ بیمار رہتا تھا۔ آپ کی دوا کھا کر خدا کے فضل سے اس کو صحت ہو گئی۔

مومیائی

خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتا ہے۔ دماغ کو طاقت اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ جماع کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ ہے پاؤ بھر سے کم محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

مومیائی بہ قیمت اس پتہ سے منگایا کریں

پروپرائٹری میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب حافظ محمد یوسف صاحب جہلم سے لکھتے ہیں گذشتہ ۱۰ مارچ مجھ کو بہاء سے آدھ پاؤ مومیائی منگائی تھی واقعی اس نے ایسا رنگ دکھلایا کہ قابل بیان نہیں اس لئے مجھ کو دوبارہ تکلیف دینا پڑا کہ اس کے خواص کو دیکھتے ہوئے آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں تاکہ مجھ کو مسرت ہو۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء

جناب جمال الدین صاحب کلانور ضلع گورداسپور لکھتے ہیں:۔ جناب حکیم صاحب! آپ کا خط ملا۔ مومیائی منگوایا تھا۔ ایک چھٹانک بنام خواجہ صاحب الکاظمی اور ایک چھٹانک بنام مولوی صاحب بمعہ خط کے نفس نے بہت مفید ہو۔ ایک چھٹانک مجھ کو بھیجیں۔ سنگھ صاحب کے نام بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ ۲۰ مارچ

مومیائی کے مفید ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے۔ کہ بار بار منگائی جاتی ہے۔ بیماران اہل حدیث و مسلمانوں کی تو تازہ شہادات درج کر رہے ہیں۔ (باقی شہادات آئندہ)

قابل دید کتابیں

مندرجہ ذیل چار تاریخیں ایک مصری فاضل کی عربی کتاب حقائق الاخبار عن دول البحار سے اردو میں ترجمہ ہو کر چھپی ہے۔

تاریخ عرب ملک عرب کی مکمل تاریخ جس میں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے لیکر خیر القرون خلافت راشدہ خلافت بنی امیہ۔ خلافت عباسیہ اور اندلس کی آخری اسلامی اور پریشان شوکت سلطنت کی حسرت نصیب خاتمہ تک کے حالات مکمل درج ہیں۔ صفحات ۲۳۴ قیمت ۱۲

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت المراکش (مغرب الاقصیٰ) کی مفصل تاریخ بلاد کے قدیم باشندے۔ مراکش کی قدیم تاریخ کا خلاصہ۔ مراکش میں اسلام کا داخلہ۔ بنی ادریس۔ عبیدیین۔ مرابطین۔ موحدین بنی مرین بنی وطاس۔ بنی سعد و اشراف فیلالی کی اسلامی سلطنتوں اور دیگر اقوام کے مفصل اور ترتیب وار حالات۔ صفحات ۲۰۴ قیمت عہ

تاریخ تیونس و طرابلس ممالک تیونس و طرابلس کی بری و بحری تاریخ۔ تیونس کی قدیم تاریخ۔ اسلامی فتح کے بعد تیونس کی حالت۔ خلفائے راشدین کی گھری قوت۔ خاندان بنی اغلب علویوں عبیدیوں۔ بنی زیری۔ صنہاجیوں۔ موحدین۔ بنی حفص کی اسلامی حکومتیں۔ تیونس کا طرابلس کی حمایت میں۔ طرابلس کا جغرافیہ۔ طرابلس کا بندرگاہ ہے۔ عثمانی فتح سے قبل تاریخ طرابلس۔ طرابلس پر دولت عثمانیہ کا قبضہ۔ صفحات ۱۲۶۔ قیمت مجلد ۱۲

تاریخ بلاد الجزائر افریقہ کے ملک الجزائر کی حکومت۔ سلاطین اسلام کی مفصل تاریخ۔ الجزائر کا جغرافیہ۔ اس کے بحری مقامات۔ خاندان باربرو کا الجزائر پر قبضہ سواحل بربر کا ترکوں کی اطاعت میں آنا۔ خیر الدین پاشاہ کا دولت عثمانیہ کا خدمتگار بننا۔ بیگ بھی سپاہیوں کی شرارتیں۔ الجزائر پر فرانسیسی قبضہ۔ امیر عبد القادر جیسی اولوالعزم کے ہاتھوں فرانس کو دقتیں۔ صفحات ۱۶۷۔ قیمت ۱۲

حالات سعدی یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے حالات اور معاصرین کے ساتھ انکا مقابلہ۔ انکے کلام کا نمونہ۔ صفحات ۱۵۴ قیمت عہ

ضروری انگریزی الفاظ یعنی انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں۔ انکے معانی و تشریح۔ اخبارات کے ناظرین کی تازہ کتاب ہے۔ قیمت ۶

بدور السافرہ فی امور الآخرہ یہ کتاب علامہ حضرت جلال الدین صاحب سیوطی کی عربی کتاب کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جس میں پلصراط۔ میزان۔ کوثر۔ بہشت دوزخ۔ وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۸

خیر الدین باربروسہ طرابلس کا عظیم الشان امیر البحر جس نے بحیرہ روم میں یورپ کے بحری بیڑوں کا ناک میں دم کر دیا تھا۔ صفحات ۲۰۴ قیمت ۲

انسان اور اس کی تقدیر مسئلہ تقدیر پر بحث مولانا مفصل بحث کی گئی ہے آریوں کے اعتراضات کے جوابات روح کی حقیقت۔ مادے کی گذشتہ موجودہ۔ اور آئندہ حالت پر بحث۔ تناسخ کی تردید۔ قیمت عہ

انوار قدسیہ یہ کتاب امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ہے۔ حقیقی تصوف۔ اولیاء اللہ کے مقامات و مقامات۔ روحانی مجاہدات اور برکات کا بیان۔ قیمت ۱۲ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ۔ بالا تمام کتب اس پتہ سے طلب کریں:۔ **علم الدین مینیجر دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر**

AsliAhleSunnet.com

برقی سٹ یعنی مردمی کا بکس

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا خواہشات و مسکرات سے اپنی طاقت گنوا کر دنیا کی لذات سے محروم ہو چکے ہوں۔ انکو خوشخبری ہو کہ ہمارا طاقت کا بکس بفضل خدا گئی گذری طاقت کو از سر نو بحال کر دیگا۔ بڑھاپے میں عالم شباب کا زمانہ نظر آئیگا۔ رقت جریان۔ سرعت۔ بدل و نہ رکھنا۔ انگرائی لینے سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا۔ سستی۔ کاہلی۔ نامردگی۔ مایوسی۔ عضو مخصوص میں کجی۔ نرمی لاغری وغیرہ امراض کے لئے ہمارا برقی سٹ آزمائیں اور دیکھیں کہ حکیم شافی اس میں کس غضب کی تاثیر رکھی ہے جس کے استعمال سے بہت سے بندگان خدا فائدہ اوٹھا کر بے اولاد سے با اولاد بن گئے ہیں۔ ہمارا طاقت کا بکس علاوہ درست کرنے طاقت جسمانی کے قوائے تناسل کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ طاقت کے بکس میں تین شیشیاں ہیں نمبر ۱ کے استعمال سے سست رگوں کا پانی بلا تکلیف نکل جاتا ہے۔ نمبر ۲ کی مالش سے عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ نمبر ۳ خوردنی ہے جس کے استعمال سے تمام اندرونی نقائص رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۔۔۔ ؏

جوہر معدنیات

طبی کتب کے ناظرین اس کے بے شمار فوائد سے واقف ہیں۔ چند فوائد اس جگہ درج کئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی بہی ہے۔ سرعت۔ رقت۔ جریان کو دفع کرتا ہے۔ بلغم کھانسی ریزش ابتدائی سل و دق کو ازحد مفید ہے۔ چوٹ لگجائے تو دو رتی کھانے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ بعد جماع دو رتی کھانے سے طاقت زائل نہیں ہوتی۔ افزائش خون کے لئے اکسیر ہے۔ کمزوری سینہ کو دفع کرنے میں بے نظیر ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ قوت دماغ کے لئے تریاق اعظم ہے۔ بالطف یہ کہ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر ایک موسم میں استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی چھٹانک ؏ زیادہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔

اکسیر چشم

یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے جو آشوب۔ سرخی دہند۔ غبار۔ جالا۔ جٹہ۔ ورم۔ ٹیس خارش ککرے ضعف بصارت وغیرہ کے لئے ازحد مفید ہے قیمت فی تولہ ؏

بال اڑانے کا پوڈر

جو زائد از ضرورت بالوں کو آناً فاناً اڑا دیتا ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ عمدہ اجزا سے مرکب ہے قیمت ۱۲ اونس ؏

روغن بہار

یہ روغن بالوں کو معطر و معنبر بنانے کے علاوہ لمبے اور گھنے بناتا ہے۔ بالوں کو بے وقت سفید ہونے سے بچاتا ہے تقویت دماغ کے لئے بے نظیر تحفہ ہے اسکو استعمال کیجئے جہاں بال نہ ہوں پیدا ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عمر

دافع درد سر

درد سر اگرچہ کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہے مگر ہماری دوائی جو کھانے اور لگانے پر مشتمل ہے زیادہ تشریح کی محتاج نہیں اسکے استعمال سے چشم زدن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ ر)

شہادات بوجہ عدم گنجائش درج نہیں کیں۔ حکیم محمد یعقوب مالک شفاخانہ شفاء الامراض قلعہ بھنگیاں امرتسر۔ دو روپیہ کے ٹکٹ آنے پر طبی مشورہ مفت

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے

حبوب مبارک سرفہ کہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس تپ دق کہنہ کیلئے ازحد مفید ہے قیمت ۱۲ /

سرمہ منور چشم۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑوال۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کے لئے ازحد مفید ہے۔ خاص تعریف یہ ہے کہ درد داڑھ کیسی ہی سخت ہو۔ دم زدن میں بفضل ایزدی شفا دیتا ہے قیمت فی تولہ ۸ /

دوائی چنبل۔ نہایت مفید ہے۔ ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت قلیل۔ یعنی فی ڈبیہ عہ /

حبوب ہاضمہ دافع نفخ۔ یہ حبوب درد اپھارہ کے دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتی ہے۔ کیسا ہی درد سخت ہو۔ دم زدن میں بفضل ایزدی شفا دیتا ہے گویا یہ مثال صادق آتی ہے کہ روتا آئے اور ہنستا جائے۔ قیمت ۸ /

حبوب بواسیر۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۴ /

المشتہر حکیم خیر الدین کٹرہ کرم سنگھ کوچہ راولان امرتسر

دوکان تھوک و خوردہ فروشی ادویات کا اشتہار

بحمد اللہ ہمارا کارخانہ اسی نیکنامی کیساتھ جاری ہے۔ ہمارے ہاں ادویات یونانی و مفردات سب قسم کی موجود ہیں۔ اور مرکبات مثل مربجات و شربت وغیرہ روغنیات۔ روغن کدو۔ کاہو۔ اور مشک ختن درجہ اول و دوم۔ عنبر مروارید۔ جواہرات کارآمد ادویہ سب قسم موجود ہیں۔ اور دو کا مال کفایت سے بھیجا جاتا ہے۔ اور ہمارا اس حیثیت سے وہی پی بطور نمونہ کچھ بھی بھیجیں تو نہایت خوشی کیساتھ قدر کیا جائیگا۔ ادویات یعنی کچلہ دار سنکھیا۔ دار چکنہ۔ میٹھا تیلیہ کا لائسنس بھی ہم کو حاصل ہے

المشتہر حاجی احمد حسین منیجر و مالک دوکان حاجی تفضل حسین و الطاف حسین بازار کھاری باؤلی پھاٹک حبش خان دہلی۔

مسلمانوں کا مشیر

اخبار المشیر ہے جو ان کے حقوق کا محافظ ان کی تمدنی برائیوں کا مصلح ان کی تعلیم کا حامی۔ ان میں اتحاد بین زندگی اور علمی اخلاقی اور مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنے والا اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے۔ قیمت سالانہ ؏ پتہ:۔ منیجر المشیر مراد آباد۔

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے جس میں علمی۔ تمدنی۔ اخلاقی۔ تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات ہوتے ہیں قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)

المعلن منیجر ضیاء الاسلام مراد آباد

رفاہ عام اسٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com